REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۳۵۱۹

جلد ۴۰

شمارہ ۱۱

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:۔ عبد الحق فضل

نائب:۔ قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ

سالانہ ۷۵ روپے

ششماہی ۵۰۔۳۷ روپے

ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے

فی پرچہ ایک روپیہ پچاس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۶ شعبان ۱۴۱۱ ہجری   ۱۴ امان ۱۳۷۰ ہش   ۱۴ مارچ ۱۹۹۱ ع

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازئ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

رمضان المبارک کی عظمت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ (البقرہ رکوع ۲۳)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

حضرت اقدس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

● حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں اور روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں گا یعنی اس کی نیکی کے بدلے میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے۔ نہ شور کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے (اِنِّیْ صَائِمٌ) کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں۔ ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزہ کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔" (بخاری کتاب الصوم)

● حضرت زید بن خالد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

● حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)

● حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:۔ ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ پیاس دور ہوئی اور انتڑیاں تر ہوئیں اور اجر قائم ہو گیا اگر اللہ نے چاہا۔ (سنن ابوداؤد)

● حضرت معاذؓ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (سنن ابوداؤد)

کہ اے خدا! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور اب تیرے رزق پر ہی افطار کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صَلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوت سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

کسی ایک کمزوری پر غالب آنا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس ممانعت کے یہ معنے بھی نہیں کہ رفث، فسوق اور جدال دوسرے دنوں میں جائز ہے۔ بلکہ اس ممانعت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت رکھی ہے کہ اگر کچھ عرصہ تک انسان اپنے نفس پر دباؤ ڈال کر ایسے کام چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے دوسرے دنوں میں بھی ان کو چھوڑنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ کیونکہ مشق ہونے کی وجہ سے اس کے لئے سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ بشری کمزوریوں کی وجہ سے انسان ایک لمبے وقت کے لئے کسی کام کو چھوڑنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ ایسی حالت میں اس کے اندر استعداد پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے کچھ وقت کے لئے اس کام سے روک دیا جائے۔ جب کچھ عرصہ تک رکا رہتا ہے تو اس کی ضبط کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ وہ کلّی طور پر اس کام کو چھوڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اسی نکتہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اپنی کمزوریوں میں سے کسی ایک کمزوری پر غالب آنے کی کوشش کرے۔ اور مہینہ بھر اس سے بچتا رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ رمضان کے بعد بھی اس کی مدد کرے گا اور اسے ہمیشہ کے لئے اس بدی پر غالب آنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۳۸)

قبولیتِ دعا کا خاص مہینہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لے کر آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا۔ لیکن اب تو اور بھی قریب آگیا ہے۔ وہ تم پر اپنی رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے۔ دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں۔ تمہاری آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی۔ کوئی ایسی آواز نہ ہوگی جو تمہارے دل سے اٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں رمضان کی برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن۔

(ایڈیٹر)

میر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۴ امان ۱۳۷۰ ہش

رمضان المبارک — اور — ظہورِ مہدیؑ

صداقتِ اسلام کا یہ بھی ایک نہایت عظیم الشان پہلو ہے کہ رمضان المبارک میں تائیدِ اسلام کے نہایت پُرشوکت نشانات ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی غارِ حرا میں رمضان المبارک میں ہی نازل ہوئی۔ جنگِ بدر میں صداقتِ اسلام کا جو عظیم الشان نشان ظاہر ہوا وہ جنگ بھی رمضان المبارک میں ہی لڑی گئی۔ اور فتحِ مکہ کا جو عالمگیر اور حیرت ناک نشان جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا وہ بھی رمضان المبارک کے ہی ایام تھے۔ اور بھی بہت سی برکات رمضان المبارک سے وابستہ ہیں۔ ظہورِ مہدیؑ کے متعلق حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت حیرتناک پیشگوئی، چاند سورج گرہن بھی ازل سے رمضان المبارک سے ہی وابستہ کی گئی تھی جو بڑی عظمت کے ساتھ روزِ روشن کی طرح پوری ہو گئی۔ ع

ٹلتی نہیں ہے بات خدائی یہی تو ہے

حدیثِ نبویؐ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

"ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں۔ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں چاند کو اس کی پہلی رات میں گرہن لگے گا (یعنی تیرہویں تاریخ میں کیونکہ چاند گرہن کے لئے خدائی قانون میں تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تواریخ مقرر ہیں) اور سورج کو اُس کے درمیانی دن میں گرہن ہوگا (یعنی اسی رمضان کے مہینے میں ۲۸ تاریخ کو۔ کیونکہ سورج گرہن کے لئے قانونِ قدرت میں ۲۷-۲۸-۲۹ تواریخ مقرر ہیں) اور یہ دونوں نشان کسی اور مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں۔"

(دارقطنی جلد اوّل صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی)

سلف صالحین بزرگانِ اُمت نے اس حدیث کو بڑی اہمیت دی ہے۔ کسی محدّث نے اس حدیث کو موضوع قرار نہیں دیا۔ اسلامی لٹریچر میں اس حدیث کو بڑی بہتات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل کتب میں بھی اس حدیث کا تذکرہ موجود ہے :-

فتاویٰ حدیثیہ از حافظ ابن حجر مکیؒ۔ احوال الآخرۃ از حافظ محمد لکھوکے۔ آخری گت مصنفہ مولوی محمد رمضان صاحب حنفی۔ حُججِ الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب۔ عقائد الاسلام مصنفہ مولانا عبدالحق صاحب محدّث دہلوی۔ اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب صدیق حسن خانصاحب۔ قیامت نامہ فارسی و علاماتِ قیامت مصنفہ شاہ رفیع الدین صاحب محدّث دہلوی۔ مکتوبات امام ربانی مجدد الفِ ثانی۔ اور شیعہ حضرات کی معتبر کتب بحار الانوار اور اکمال الدین۔ ان کتب کے علاوہ متعدد کتب میں یہ پیشگوئی بڑی آب و تاب کے ساتھ موجود ہے جو بخوفِ طوالت قلم انداز کی جاتی ہیں۔ چنانچہ ۱۸۹۰ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مہدویت کا دعویٰ باذنِ الٰہی دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور ۱۸۹۴ء بمطابق ۱۳۱۱ ہجری ٹھیک معینہ تاریخوں کو آسمان پر چاند سورج کو گرہن ہُوا۔ اور حضورؑ نے بڑی تحدی کے ساتھ اسے اپنی صداقت کے لئے پیش کیا ؎

یاد جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا (دُرِّثمین)

حلفیہ بیان یہ نشان ظاہر ہونے پر حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا :-

"مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔ اور اُس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب بلکہ اکفر رکھا تھا..... مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اِس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳)

نشان کا تعین فرمایا :- "چونکہ اِس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اِس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہارات اور رسالے اُردو فارسی اور عربی میں دُنیا میں شائع کئے اِس لئے یہ نشان میرے لئے متعین ہُوا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۵) ؎

رمضان میں شمس و قمر گہنا تو گئے دیکھ
آنا تھا جسے لے کے نشاں آ تو گیا ہے

بے نظیر پیشگوئی فرمایا :- "درحقیقت آدم سے لیکر اس وقت تک کبھی اس قسم کی پیشگوئی کسی نے نہیں کی اور یہ پیشگوئی چار پہلو رکھتی ہے (۱) یعنی چاند گرہن اس کی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات میں ہونا (۲) سُورج کا گرہن اس کے مقررہ دنوں میں سے بیچ کے دِن میں ہونا (۳) تیسرے یہ کہ رمضان کا مہینہ ہونا (۴) چوتھے مدّعی کا موجود ہونا جس کی تکذیب کی گئی ہو۔ پس اگر اس پیشگوئی کی عظمت کا انکار ہے تو دُنیا کی تاریخ میں سے اس کی نظیر پیش کرو۔ اور جب تک نظیر نہ مل سکے تب تک یہ پیشگوئی ان تمام پیشگوئیوں سے اوّل درجے میں ہے جن کی نسبت آیت فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖ اَحَدًا کا مضمون صادق آسکتا ہے، کیونکہ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم سے اخیر تک اس کی نظیر نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹)

پس ہر سال احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے درمیان کُھلا کُھلا امتیاز کر کے دِکھا دیتا ہے کہ کون لوگ علیٰ وجہ البصیرت رمضان المبارک میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور کون لوگ اللہ تعالیٰ اور حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس پُرعظمت نشان کو ٹھکرا کر رمضان المبارک میں داخل ہو رہے ہیں۔ ع

نقطہ کے ہیر پھیر میں خُدا سے جُدا ہُوا

(عبد الحق فضلی)

تا کہ پھر حُسنِ محمدؐ ہو جہاں میں آشکار

آگئی ہے روضۂ احمد میں پھر فصلِ بہار
کِھل گئے ہیں ہر طرف کوہ و دمن میں لالہ زار

چل دیئے پیرِ زمستاں، فصلِ گُل جوبن پہ ہے
شادمانی کے ترانے گا رہی ہے آبشار

"ہُدہُد" مشتاق کس کی دید کا ہے رات دِن
چشمِ نرگس کر رہی ہے کس حسیں کا انتظار

باغ میں فوجِ عنادل کس لئے ہے نغمہ خواں
قُمریاں کیوں ہو رہی ہیں شاخِ گُل پر بے قرار

ہاں! کوئی گُلرخ جمالی شان میں آنے کو ہے
تا کہ پھر حُسنِ محمدؐ ہو جہاں میں آشکار

تا کہ پھر دُنیا میں ہو ہر چار سُو امن و امان
صدق کی بُنیاد پر جاری ہو سارا کاروبار

نوعِ انسانی پہ ظاہر ہو صراطِ مستقیم
غلبۂ اسلام کی خاطر ہو حالت سازگار

مُصلحِ موعودؓ کا ہی دَور ہے یہ دوستو!
ہر کہیں جوش [illegible] انتشار

حضرتِ طاہر کا حامی ہو [illegible]
حافظ و ناصر رہے ہر [illegible]

★ - یہ نظم تاخیر سے ملنے کی وجہ سے مُصلح موعودؓ نمبر میں شامل نہ ہو سکی ——— (ایڈیٹر)

محتاجِ دُعا :- عبد الرحیم راٹھور

خطبہ جمعۃ المبارک

باوجود اسکے کہ یونائیٹڈ نیشنز اور سیکورٹی کونسل نے بار بار ریزولیوشنز کے ذریعے اسرائیل کا قبضہ ناجائز قرار دیا ہے

تو اگر تم واقعی صلح چاہتے ہو تو اس بات پر گفت و شنید ہونی چاہئے صرف کویت کا مسئلہ نہیں ہے دونوں کو اکٹھا دیکھو

تاکہ کویت بھی خالی ہو اور دوسرے مقبوضہ علاقے بھی خالی ہوں یہ مسئلہ جو بڑی دیر سے ایک ظلم کا موجب بنا ہوا ہے ایک طرف سے کئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ تبلیغ (فروری) ۱۳۷۰ ہش / ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن

نوٹ: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پیشتر اس سے کہ خطبے کا اصل مضمون شروع کروں ایک دو امور میں اصلاح کرنی چاہتا ہوں۔

بعض دفعہ بہت دیر سے پڑھی ہوئی کتب کا مضمون تو ذہن میں یاد رہتا ہے لیکن اس کے سن اشاعت وغیرہ اور اس قسم کے ناموں کی تفاصیل میں بعض دفعہ غلطیاں لگ جاتی ہیں تو خطبے کے بعد بعض دفعہ باہر سے کچھ احمدی دوست تصحیح کروا دیتے ہیں اور بعض دفعہ مجھے خود خطبے کے بعد یاد آنا شروع ہو جاتا ہے کہ غالباً یہ بات نہیں تھی، یہ تھی۔ اس پہلو سے دو باتوں میں تصحیح کرنی ضروری ہے۔ ایک تو بہت ہی اہم ہے کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے سال سے تعلق رکھتی ہے۔

میں نے یہ بیان کیا تھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۹۰۵ء میں یہ الہام ہوا کہ

"فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے"

لیکن

یہ ۱۹۰۱ء کا الہام ہے

اور ۱۹۰۵ء میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ انگریزی میں پہلی مرتبہ PROTOCOLS OF THE ELDERS OF ZION کتاب شائع ہوئی جس میں فری میسن کے تسلط کا ایک منصوبہ ہے یا فری میسن اس یہود کے تسلط کے منصوبے میں ایک اہم کردار ادا کرنے ہیں تو یہ ۱۹۰۵ء میں رشین زبان میں باقاعدہ کتاب کی صورت میں شائع ہوئی تھی۔ ابھی انگریزی میں شائع نہیں ہوئی تھی۔ تو اس سے اور بھی زیادہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کو عظمت ملتی ہے اور عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں کہ ابھی یہ کتاب روسی زبان میں آئی تھی اور روس سے باہر کسی کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ یہ منصوبہ کیا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے اس سے چار سال پہلے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتا دیا کہ کوئی دنیا میں یہود کے تسلط کا منصوبہ ہے جس میں فری میسن نے اہم کردار ادا کرنا ہے اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تم پر اور تمہاری جماعت پر فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے۔

ایک اور غلطی اس میں تھی جو مجھے کسی نے توجہ تو نہیں دلائی نہ وقت ملا ہے کہ پورا وقت تحقیق کر سکوں لیکن مجھے یہ غالب گمان خطبے کے بعد گزرا کہ وہ غلط کہہ گیا ہوں۔ ایک بیان میں نے ڈزرائیلی کی طرف منسوب کیا تھا، خطبے کے بعد مجھے خیال آیا کہ وہ تو انیسویں صدی کے غالباً تیسرے حصے میں پہلے یہود وزیر اعظم ہیں جو انگلستان میں وزیر اعظم کے منصب تک پہنچے تھے تو اُن کا وہ بیان ہو نہیں سکتا کیونکہ یہ بیان دینے والا بیسویں صدی کے کسی حصے میں بیان دے رہا ہو گا۔ کیونکہ بیان دینے والا یہ کہتا ہے کہ یہود کہتے ہیں اس کتاب سے ہمارا کوئی تعلق نہیں لیکن کتاب میں جو منصوبہ بیان ہوا ہے وہ منصوبہ اسی طرح کھلتا چلا جا رہا ہے جیسا کہ کتاب میں بیان کیا گیا ہے تو اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ کتاب منصوبہ بنانے والوں کی نہ ہو۔ اور چونکہ وہ منصوبہ یہود کی مرضی کے مطابق بن رہا ہے۔ اس لئے لازماً وہی ہو گا تو مجھے یاد پڑتا ہے کہ اگر وہ نہیں تھے تو غالباً ھینری فورڈ (HENRY FORD) تھے HENRY FORD امریکہ کے پریذیڈنٹ بھی رہے ہیں اور فورڈ کمپنی کے وہ بانی مبانی ہیں اور اُن کی ساری دولت رفاہ عامہ کے کاموں وغیرہ پر خرچ ہوئی اور ان کی زندگی کا ایک بڑا حصہ

یہودی جیل اور یہودی سازشوں

کو بے نقاب کرنے پر گزرا۔ اور غالباً ایک فاؤنڈیشن بھی انہوں نے اس غرض سے قائم کی تھی۔ بہر حال یہ ایک ضمنی بات ہے اصل تبصرہ وہی تھا جو میں نے بیان کیا ہے اور آج اس کے بھی بہت مدت کے بعد یعنی یہ بیان غالباً ۱۹۰۰ء کے پہلے دو دہاکوں میں دیا گیا تھا بیسٹ کے قریب اس کے بعد آج قریباً ستر سال گزر چکے ہیں اور وہ منصوبہ بالکل اسی طرح جیسا کہ بیان کیا گیا تھا یا تحریر میں موجود ہے کھلتا چلا جا رہا ہے۔

اب جنگ کا جہاں تک تعلق ہے میں یہ بیان کر رہا تھا کہ اس جنگ کے پس منظر میں کیا کیا باتیں ہیں۔ کیوں ہو رہی ہے۔ اور جب تک ہم اس کی تفصیل سے نہیں سمجھیں گے اُس وقت تک فی الحقیقت نئی دنیا کا نقشہ بنانے کا اہل نہیں بن سکتے

ابھی تازہ صورت یہ ہے کہ امن کے قیام کی کوششیں یک دم تیز کردی گئی ہیں۔ اور ان سے امریکہ کے دو مفادات وابستہ ہیں۔ جس طرح پہلے فضائی حملے کی مہم سے پہلے انہوں نے دنیا پر یہ تاثر ڈالا کہ ہم تو بڑی معقول تجویز صدام حسین کے سامنے بار بار پیش کرتے ہیں۔ امن کے خواہاں ہیں۔ جنگ کے خواہاں نہیں لیکن دیکھو یہ رد کرتا چلا جا رہا ہے۔

اسی طرح دوسرے مرحلے میں جنگ داخل ہونے والی ہے جو بعض لحاظ سے اتحادیوں کے لئے بہت ہی خطرناک ہے۔ کیونکہ اگرچہ جس طرح کہ ان کو غیر معمولی مادی غلبہ حاصل ہے یہ عراق کا زیادہ نقصان کر سکتے ہیں مگر ان کا جانی نقصان بہت زیادہ ہوگا۔ پس اس مرحلے پر انہوں نے بعینہٖ اسی مہم کا دوبارہ آغاز کیا جس سے دو فوائد حاصل کرنے تھے۔

اوّل یہ ہے کہ اگر اسی مرحلے پر صدام حسین اپنے نقصانات کا جائزہ لیتے ہوئے خوف کھا جائیں اور عراق کی رائے عامہ ان کے خلاف اٹھ کھڑی ہو اور وہ کہیں کہ کافی ہلاکت ہو گئی ہے بس کرو۔ اب مان جاؤ۔ اتنی سی بات ہے کہ کویت خالی کرنا ہے تو اس سے جو عراق کی طاقت کو پارہ پارہ کرنے والا مقصد تھا وہ بھی حل ہو چکا اور کویت بھی خالی کروا لیا گیا اور وہ امریکن جانیں بھی بچا لی گئیں جن کا سب سے زیادہ ان کو خطرہ ہے، اور اس مرحلے پر بار بار بغداد کی طرف پیغامبر بھجوائے گئے خواہ وہ پاکستان کے پیغامبر تھے اور بغداد کی طرف پیغام دینے کے لئے دوسرے ممالک کی طرف پیغامبر بھجوائے گئے جن کا مقصد یہ تھا کہ مسئلے کو صرف اس شکل میں پیش کریں کہ کویت خالی کرنے کی بات ہے ساری جنگ ختم ہو جائے گی اور سارا جھگڑا اٹھ جائے گا اس لئے اتنی سی بات کے اوپر ضد نہ کرو کافی نقصان اٹھا بیٹھے ہو۔

لیکن اصل واقعہ یہ نہیں ہے۔ میں نے پہلے بھی ایک دفعہ خطبے میں بیان کیا تھا یہ بالکل ایک جھوٹ اور دجل ہے۔

صدام حسین نے کبھی بھی کویت خالی کرنے سے انکار نہیں کیا۔

صدام حسین ہمیشہ یہ موقف لیتے رہے ہیں کہ کویت پر میرا حملہ جارحانہ ہے لیکن اسی قسم کے جارحانہ حملے پہلے اسرائیل کی طرف سے مسلمان ممالک پر ہو چکے ہیں اور ان کا قبضہ موجود ہے اسی طرح باوجود اس کے کہ یونائیٹڈ نیشنز اور سیکیورٹی کونسل نے بار بار ریزولیوشنز کے ذریعے اسرائیل کا قبضہ ناجائز قرار دیا ہے تو اگر تم واقعی صلح چاہتے ہو تو اس بات پر گفت و شنید ہونی چاہیئے صرف کویت کا مسئلہ نہیں ہے دونوں کو اکٹھا دیکھو تاکہ کویت بھی خالی ہو اور دوسرے مقبوضہ علاقے بھی خالی ہوں اور یہ مسئلہ جو بڑی دیر سے ایک ظلم کا موجب بنا ہوا ہے یہ ایک طرف سے کٹے۔

اس کو امریکہ اس شدت سے رد کرتا رہا ہے کہ جتنے بھی پیغامبر عراق کی طرف جاتے رہے یا دوسرے ممالک کی طرف تاکہ وہ عراق پر زور ڈالیں ان کو یہ سختی سے ہدایت رہی ہے یہاں تک کہ یونائیٹڈ نیشنز کے سیکرٹری جنرل کوئیار کو بھی یہی ہدایت تھی کہ تم نے گفت و شنید نہیں کرنی اس مسئلے پر۔ ان دونوں مسائل کو یعنی فلسطین کے مسئلے کو اور کویت کے مسئلے کو اکٹھا ایک میز پر زیر بحث نہیں لانا۔ کیونکہ اگر وہ زیر بحث آئیں تو اس سے امریکہ کا دجل کھل جاتا ہے اور وہ عرب مسلمان ممالک جو اس وقت امریکہ کے ساتھ ہیں ان کے لئے بڑی سخت نفسیاتی مشکل پیدا ہو جاتی ہے۔ امریکہ انکار کر رہا ہے کہ نہیں وہ خالی نہیں کرے گا اور تم خالی کرو یہ ایک ایسی کھلی کھلی دھاندلی اور زیادتی ہے کہ مسلمان حکومتوں کے لئے بڑا مشکل بن جاتا ہے کہ پھر وہ اپنے

ساتھ کو قائم رکھیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جس وجہ سے وہ ساتھ ہے وہ وجہ ابھی رہے گی لیکن اس کی بعد میں بات کروں گا۔

آج جو تازہ خبر آئی ہے

صدر صدام حسین نے جس طرح پہلے عقل اور حکمت عملی میں بار بار ان کو مات دی ہے ایک اور مات دیدی ہے، اور وہ اس طرح کہ سیکیورٹی کونسل کا اجلاس طلب کروانے میں انہی سے روس سے مدد مانگی اور دوسرے بعض ملکوں سے۔ چنانچہ یہ وہ مان گئے۔ چنانچہ جو مسئلہ وہ میز پر لانا نہیں چاہتے تھے اب وہ سیکیورٹی کونسل کی میز پر آگیا ہے اور صدام حسین نے کہا ہے کہ ہمارا موقف یہ ہے کہ ہم کویت خالی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سیکیورٹی کونسل ان سب مسائل کو اکٹھا دیکھے اور پہلے یہ سمجھائے ہمیں کہ ریزولیوشن ۲۴۲ پر کیوں عمل نہیں ہو رہا جو سیکیورٹی کونسل کا ریزولیوشن ہے جس میں کلیتہً سارا الزام، سارا اتہام یہود پر ہے اور یہ جرم ثابت کیا گیا ہے کہ انہوں نے جارحانہ جنگ کی تھی اور ازراہِ ستم وہ علاقے ہتھیائے ہیں، تو اس مرحلے پر اس وقت جنگ داخل ہوئی ہے۔

جہاں تک ذمہ داریوں کی تعیین کا تعلق ہے ہم کسی ایک پارٹی کو ذمہ دار قرار نہیں دے سکتے۔ یہ مضمون چونکہ کافی لمبا ہے مجھے ابھی اور وقت لگے گا اس کو سمجھانے میں۔ لیکن میرا مقصد یہ ہے کہ یہ جنگ تو اللہ بہتر جانتا ہے کب کس حالت میں ختم ہو لیکن جنگ کے ساتھ مسائل ختم نہیں ہوں گے، مسائل بڑھیں گے اور اس جنگ کے نتیجے میں پہلی بات جو ظاہر ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا

کا مضمون دکھائی دے رہا ہے کہ نہ صرف مشرق وسطیٰ سے تعلق رکھنے والے مسائل زمین نے اگل دیئے ہیں بلکہ ساری دنیا میں جو ملتے جلتے مسائل ہیں وہ ظاہر ہو رہے ہیں اور دنیا کی نظر کے سامنے آ رہے ہیں۔ نئی دنیا کا نقشہ کیا ہوگا۔ اس میں بڑی چھوٹی قوموں کے تعلقات کیا ہوں گے۔ یونائیٹڈ نیشنز کو کیا کردار ادا کرنا ہوگا۔ وہ یہ کردار ادا کر بھی سکتی ہے کہ نہیں۔ یہ سارے مسائل، اور بھی اس سے متعلق مسائل دنیا کے سامنے آرہے ہیں، تیل کی دولت پر کس کو تسلط ہے۔ کس طرح اس کا استعمال ہونا چاہیئے۔ تو چاہے جنگ ہو یا نہ ہو، ختم ہو یا جاری رہے میرا مضمون بہرحال جاری رہے گا کیونکہ اس کا تعلق لمبے عالمی مسائل سے ہے۔

جہاں تک جنگ کی ذمہ داری کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں صدام حسین صاحب پر لازماً یہ ذمہ داری ضرور ہے کہ انہوں نے کویت پر حملہ کیا اور اس حملے میں بہت جلدی کی اور اس کے نتیجے میں اپنی ساکھ کو بھی اور عراق کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچایا۔ اور سب سے بڑا نقصان یہ کہ دشمن کے جال میں پھنسے۔ کیونکہ اب جبکہ اس مسئلے پر بحثیں اٹھ رہی ہیں کہ کون ذمہ دار ہے تو بعض امریکہ کے صاحب علم، دانشور، اونچے طبقے سے تعلق رکھنے والے صاحب علم لوگوں نے یہ کھل کے اعتراف کیا ہے کہ سب سے بڑی ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوتی ہے۔ پس امریکہ نے جو شرارت کی یہ اس شرارت میں پھنس گئے۔ یہ ایک بہت بڑا جرم ہے، اس لحاظ سے یہ بھی ذمہ دار ہیں۔

امریکہ کے کردار کا جہاں تک تعلق ہے، اس میں میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جیمز ایکنز JAMES AKINS[1] کا بیان ہے۔

[1] عراق میں امریکہ کے سابق سفیر۔

لکھتے ہیں کہ:۔

"جو موجودہ امریکی سفیر ہیں ایک خاتون ہیں ایپریل گلاسپی (APRIL GLASPIE) نام ہے اُن کا۔

"مجھے کامل یقین ہے کہ امریکہ نے گلاسپی کے ذریعہ صدام حسین کو کویت پر حملے کرنے کے لئے انگیخت کیا اور یقین دلایا کہ یہ تمہارا اندرونی معاملہ ہوگا ہم اس میں دخل نہیں دیں گے" ۔

جنرل مائیکل ڈوگن کا بیان ہے (GEN. MICHAEL DUGAN) یہ جنرل مائیکل ڈوگن ان کے چیف آف ایئر سٹاف تھے جن کو فارغ کر دیا گیا ہے اور کس جرم میں فارغ کر دیا گیا وہ یہ تھا کہ انہوں نے بعض جرنلسٹوں سے سوال و جواب کے دوران اُن کو بتایا کہ امریکہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ "صدام حسین اور اُن کے ساتھی اُن کے خاندان اور اُن کے ساتھیوں سب کے سر قلم کئے جائیں اور ان پر حملہ کر کے اس قصے کو اس قضیے کو نمٹایا جائے اور ایئر فورس اس مقصد کے لئے تیار ہے۔ اور ساتھ یہ بھی بیان دیدیا کہ یہ تجویز اسرائیل کی طرف سے آئی تھی"۔

اب اتنے بڑے عہدیدار جو چیف آف ایئر سٹاف ہیں اُن کا یہ بیان ایک معنے رکھتا ہے کسی غیر متعلق مبصر کا بیان نہیں ہے کہ دراصل صدر صدام حسین پر قاتلانہ حملہ کروانے کا منصوبہ تھا اور ان کے خاندان پر اور دوسرے بڑے لوگوں پر۔ اور اس ذریعے سے وہ مسئلہ حل کرنا چاہتے تھے۔

اس کے متعلق امریکہ نے بہت سخت ردّ عمل دکھایا لیکن کوئی جواز ان کے پاس نہیں ہے اس بیان کے خلاف۔ واقعہ یہ ہے کہ اس سے پہلے صدر قذافی پر

AN ANONYMOUS DEFENCE CONSULTANT, USING THE PSEUDONYM OF MILES IGNOTUS (UNKNOWN SOLDIER) WROTE AN ARTICLE IN HARPER'S TO THIS EFFECT. IGNOTUS EVEN DEVELOPED PLAN TO SEND U.S. FORCES TO SAUDI ARABIA IN NUMBERS CLOSE TO THOSE OF EARLY AUGUST, LESS THAN ONE WEEK AFTER THE INVASION OF KUWAIT. JAMES AKING, FORMER U.S. AMBASSADOR TO IRAQ, HAS GONE FURTHER. HE BELIEVES THE U.S. "SUCKERED" SADDAM HUSSAIN IN TO THE INVASION BY INSTRUCTING THE PRESENT U.S. AMBASSADOR, APRIL GLASPIE, TO GIVE HIM THE GO-AHEAD. A WEEK BEFORE THE INVASION, GLASPIE ASSURED SADDAM HUSSAIN THAT THE U.S. WOULD HAVE "NO POSITION" ON SUCH AN ACT AND TREAT IT PURELY AS AN ARAB TO ARAB AFFAIR.

(CANADIAN ECUMENICAL NEWS, JAN/FEB. 1991 Page. 3)

DEFENCE SECRETARY RICHARD B. CHENEY DISMISSED AIR FORCE CHIEF OF STAFF GEN. MICHAEL J. DUGAN LAST WEEK FOR SHOWING "LACK OF JUDGMENT" IN DISCUSSING CONTINGENCY PLANS FOR WAR AGAINST IRAQ, INCLUDING TARGETTING SADDAM HUSSAIN AND HIS FAMILY AND THE DECAPITATION OF THE IRAQI LEADERSHIP.

(AVIATION WEEK & SPACE TECHNOLOGY / SEPTEMBER 24, 1990.)

BUT DUGAN'S BIGGEST SIN, IN CHENNEY'S EYES, WAS REFERENCES TO ISRAEL'S CONTRIBUTION TO THE U.S. MILITARY EFFORT. DUGAN SAID THAT ISRAEL HAD SUPPLIED THE U.S. WITH ITS LATEST HIGHTECH, SUPERACCURATE MISSILES AND THAT BASED ON JERUSALEM'S ADVICE THAT SADDAM IS A "ONE-MAN SHOW," THE U.S. HAD DEVISED A PLAN TO DECAPITATE THE IRAQI LEADERSHIP - BEGINNING WITH

ایسے ہی حملہ کروا چکے تھے اور سب دنیا جانتی ہے

امریکی قانون صدر کو یہ اجازت نہیں دیتا

کہ کسی غیر ملک میں قتل کروائے اگرچہ قتل کرواتے رہتے ہیں اور اس کا نام انہوں نے کورٹ آپریشنز (COVRT OPRATIONS) رکھا ہوا ہے یعنی مخفی کارروائیاں مگر جب مخفی کارروائی ظاہر ہو جائے تو یہ ایک بہت بڑا جرم بن جاتا ہے اس لئے یہاں یہ جرم بن چکا ہے اور امریکہ کا نام اس میں سب سے بڑا ذمہ دار ہے

تیسری بات اقوام متحدہ کے نام پر یہ کارروائی ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بہت سے ملک خریدے گئے ہیں، بہت سے ملکوں پر سیاسی دباؤ ڈالا گیا ہے۔ بہت سے ممالک کو آئندہ کی لالچیں دی گئی ہیں اور یہ سارا امریکن کھیل۔ اس بارہ میں صدر صدام ہمیشہ سے یہی کہتے رہے ہیں کہ اس کا نام یونائیٹڈ نیشنز رکھنا تمسخر ہے یونائیٹڈ نیشنز کے ساتھ۔ عملاً اقوام متحدہ نہیں ہے بلکہ امریکہ ہے۔

لیکن حال ہی میں جو واقعہ ہوا ہے وہ یہ کہ یونائیٹڈ نیشنز کے سیکرٹری جنرل جب گفت و شنید کے لئے صدام حسین کے پاس گئے تو انہوں نے بھی خیال کا اظہار کیا کہ یہ تو ساری کارروائی دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے امریکن کارروائی ہے۔ اس کا نام یونائیٹڈ نیشنز رکھنا ہی غلط ہے تو

ڈی کوئیار نے کہا

کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں آپ سے سو فیصد متفق ہوں بالکل یہی ہوا ہے۔ لیکن جہاں تک رسمی پوزیشن لینے کا تعلق ہے میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ میں اس کا اقرار کر سکوں، اس بیان کو امریکہ نے چھپانے کی کوشش کی۔ کیونکہ جب انہوں نے واپس جا کے رپورٹ پیش کی اس رپورٹ میں یہ اور ایسی اور باتیں بعض اعترافات شامل تھے لیکن صدر صدام حسین نے اس کو PUBLICIZE کر دیا ہے، کھول دیا ہے اور انگلستان کے بعض اخباروں میں چھپ چکی ہے جو میں نے پڑھی ہے

تو اوّل ذمہ داری اس جنگ کی امریکہ پر عائد ہوتی ہے اگرچہ صدام کو استعمال کیا گیا ہے اور صدام کی جہاں تک ذمہ داری ہے اس میں تخفیف ایسی وجوہات ہیں جن کے پیش نظر ہم اُسے کسی حد تک مجبور بھی قرار دے سکتے ہیں۔

اتحادیوں کی ذمہ داری ظاہر ہے اور ظلم کی بات یہ ہے کہ اتحادیوں نے اپنے مقاصد کی خاطر یہ کام کیا ہے۔ اور تمام اتحادیوں کے کچھ ذاتی مقاصد اور منفعتیں تھیں جو اس کے ساتھ وابستہ تھیں۔

اسرائیل کی ذمہ داری یہ ہے

کہ سارا منصوبہ اسرائیل کا ہے جیسا کہ میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں اور اسرائیل کی اس سے بڑی چال دنیا میں ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ ایک بڑھتی ہوئی مسلمان طاقت کو جو اُس کے لئے حقیقی خطرہ بن سکتی تھی لڑائی کے دوران اس طرح برباد کرا دے کہ روپیہ یا مسلمان حکومتوں کا استعمال ہو یا بعض اور اتحادیوں کا۔ اور سپاہی امریکنوں اور انگریزوں کے اور عربوں کے استعمال ہوں۔ اور مقصد اسرائیل کا حاصل ہو اور ضمناً اس کو کچھ اور علاقوں پر قبضہ کرنے کے لئے بہانہ بھی مل جائے اور بلین ڈالر منافع کے بھی ہاتھ آ جائیں۔ اور یہ حق بھی رہے کہ جب چاہوں میں، مرے بیٹے (اگر خدا نخواستہ عراق کا یہ حال ہو جائے تو مرے بیٹے) عراق پر اپنی مزید انتقامی کارروائی پوری کروں، تو سب سے بڑا جرم کا فائدہ اسرائیل کو پہنچا ہے اور سب سے زیادہ اس میں وہ ذمہ دار ہے

SADDAM, HIS FAMILY, HIS PERSONAL GUARD AND HIS MISTRESS, SUCH TARGETING, CHENNEY WAS QUICK TO POINT OUT, NOT ONLY IS POLITICAL DYNAMITE BUT ALSO "IS POTENTIALLY A VIOLATION OF A 1981 EXECUTIVE ORDER SIGNED BY PRESIDENT RONALD REAGAN FLATLY BANNING ANY U.S. INVOLVEMENT IN ASSASSINATIONS. (The Time October 1, 1990, U.S.A)

پاتا ہے۔

یونائیٹڈ نیشنز بھی ذمہ دار ہے۔ جب پاکستان میں اسمبلیوں میں ممبران کی خرید و فروخت شروع ہوئی تھی تو اس وقت یہ اصطلاح سامنے آئی تھی کہ ہارس ٹریڈنگ ہو رہی ہے ہارس ٹریڈنگ تو تھی لیکن یہ نہیں پتہ لگتا تھا کہ یہ ہارس ٹریڈنگ کا نکتہ یعنی ممبران اسمبلی کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے خریدنا، کہاں سے آیا ہے؟ اس کا نقطۂ آغاز کیا ہے؟ کہاں سے یہ خیال آیا؟ اب پتہ چلا ہے کہ یہ امریکہ کا ہی خیال ہے کیونکہ یونائیٹڈ نیشنز میں ووٹ خریدے ہیں انہوں نے بڑی کھلی کھلی ہارس ٹریڈنگ کی ہے اس لئے یونائیٹڈ نیشنز اگر ایسا ادارہ بن چکا ہے جیسے دولتمند قومیں اپنی دولت کے برتے پر خرید سکیں تو نہ صرف یہ ایک بہت بڑا بھیانک جرم ہے بلکہ ایک خودکشی ہے، اور

اس ادارے کا اعتماد ہمیشہ کیلئے اٹھ جاتا ہے

اس کے علاوہ کچھ تاریخی پس منظر ہیں ان کو آپ کو ضرور پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ حکومت برطانیہ کا کردار اور یہودی سازش جو اسرائیل کے قیام کے لئے کی گئی تھی اس کی تفاصیل میں دوبارہ جانے کی ضرورت نہیں۔ DR. THEODOR HERZL نے ۱۸۹۷ء میں یہ منصوبہ بنایا تھا اور اس منصوبے کے تحت بہت سے یہود سائنسدان اور دانشوروں کو مغربی طاقتوں میں نفوذ پیدا کرنے کے لئے مقرر کیا گیا۔ ان میں ایک کیمسٹ تھے جن کا نام ویزمن ہے، وائزمین بھی میں نے شاید پڑھا تھا لیکن میں نے چیک کیا ہے، PRONUNCIATION جرمن ہے وِڈزمن WEIZMANN۔ یہ کیمسٹری کے بہت بڑے ماہر تھے پولینڈ کے باشندے ہیں جرمنی میں تعلیم حاصل کی اور انگلستان پچھلی جنگ عظیم سے پہلے آ گئے اور یہاں کسی یونیورسٹی میں پروفیسر ہوئے اور باقاعدہ انہوں نے صاحب اثر لوگوں سے رابطے کئے اور سب سے زیادہ انکا اثر BALFOUR اس کا انگریزی میں صحیح PRONUNCIATION بھی بیلفور ہے میں پہلے متردد تھا اب میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ تو مسٹر BALFOUR جو جارج کی حکومت میں ۱۹۱۵ء، ۱۷ء، ۱۸ء اس زمانے میں فارن منسٹر رہے ہیں ان پر انہوں نے سب سے زیادہ نفوذ کیا۔ اور سب سے زیادہ سخت جدوجہد اسرائیل کے قیام کے لئے مسٹر BALFOUR نے کی ہے۔ پس برطانیہ بھی اس سلسلہ میں اس موجودہ جنگ میں باقاعدہ ایک ذمہ دار قوم کے طور پر شمار ہوگا۔ کیونکہ یہ مسئلہ فی ذاتہٖ بالکل ناجائز اور کچھ مسئلہ بننے کا حق ہی نہیں رکھتا۔ کسی کے ملک میں جا کر کسی اور قوم کو وہاں ٹھونس دو اور ان کی مرضی کے خلاف اور پھر خود اپنے مینڈیٹس (MANDATES) کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے معاہدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ظلم پر ظلم کرتے چلے جاؤ۔ اس کے لئے تو کوئی جواز کسی قسم کا نہیں ہے۔ چونکہ سب سے بڑا کردار انگریزی قوم نے اس میں دکھایا اس لئے انگریزی قوم ہمیشہ اس ذمہ داری میں شریک رہے گی، لیکن ضمناً میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ انگریزی قوم ساری کی ساری شروع میں اس کارروائی میں شریک نہیں تھی۔ (یہ جو پیچھے میں نے حوالے اقتباسات وغیرہ کا ذکر کیا ہے ان کے اصل حوالے لکھے ہوئے میرے پاس اب موجود ہیں یہ میں اس لئے پڑھ کر نہیں سنا رہا تھا کہ وقت بچے لیکن جب خطبہ چھپے گا تو اس میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ ساتھ دے دوں گا حوالے یا کیسٹ کے ساتھ بھی یہ بعد میں کسی اور کی طرف سے بیان کئے جا سکتے ہیں)

تو وہ جو انگلستان میں ۱۹۱۷ء سے لے کر ۱۹۱۸ء تک کی جدوجہد ہے اس جدوجہد کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں نے بھی بہت بڑی غفلت کا ثبوت دیا ہے جبکہ یہود ہر طرف سازشوں کا جال پھیلا رہے تھے، صاحب اثر لوگوں پر اثر انداز ہو رہے تھے، مسلمان اس سلسلہ سے غافل تھے چنانچہ LORD CURZON جو BALFOUR کے بعد وزیر خارجہ بنے اور جنہوں نے مسلمانوں کی حمایت کی ہے بڑے زور کے ساتھ۔ انہوں نے بہت ہی حیرت انگیز باتوں کا انکشاف کیا ہے کہ کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یکطرفہ یہود لگے ہوئے ہیں، سازشوں کا جال پھیلا رہے ہیں، اور پوری کوششیں کر رہے ہیں اور عرب یوں لگتا ہے جیسے چابی کے سوراخ سے KEY HOLE سے باہر سے صرف دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور ان کو اجازت ہی نہیں دی جا رہی کہ وہ داخل ہوں یا ان کو خود ہوش نہیں ہے۔ بہرحال یہ کہنا کہ ساری قوم اس منصوبے میں شامل تھی یہ درست نہیں ہے، LORD CURZON نے بڑی شدت سے مخالفت کی، وہ اس نکتے کی، اسرائیل کے قیام کی غرض و غایت کو خوب اچھی طرح سمجھتے تھے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:۔

"باربار مجھ پر یہ دباؤ ڈالا گیا کہ میں اسرائیل کا تاریخی تعلق فلسطین کی زمین سے قبول کروں لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ بہت گہری سازش ہے

بہت خطرناک سازش ہے۔

بہت لمبا اثر دکھانے والی سازش ہے۔ ایک دفعہ اگر ہم نے اس کو تسلیم کر لیا تو پھر یہود کو روکنے کے لئے اور پابند رکھنے کے لئے ہمارے پاس کوئی عذر نہیں رہے گا۔ اپنی ساری پرانی تاریخ دہرا کر کہیں گے ہم نے وہاں یہ کیا تھا اس لئے آج ہمیں یہ حق ہے۔ ہم نے فلاں زمانے میں یہ کیا تھا اس لئے آج ہمیں یہ حق ہے" آگے

چنانچہ آخر تک وہ ADAMANT رہے ہیں، اس کے خلاف انہوں نے ہر ممکن کوشش کی۔ مگر لائیڈ جارج کی کیبنٹ اندر اندر یہود کے بعض مخفی منصوبوں کے نتیجے میں آہستہ آہستہ یہود کے دائرہ اثر میں منتقل ہوتی رہی۔ اور بالآخر انہوں نے پارلیمنٹ میں یہ مسئلہ پاس کروا لیا۔ کہ یہود کو فلسطین میں اس بناء پر دوبارہ قائم کیا جائے کہ ایک HISTORICAL CONNECTION ہے وہ پہلا PHRASE جس پر بڑی سختی سے لارڈ کرزن نے اعتراض کیا تھا اس کو میانہ کی سے بدل کر صرف یہ کر دیا گیا کہ HISTORICAL CONNECTION ہے اور اس کے علاوہ جو تحریر ہے وہ اب میں اس وقت پڑھ کر نہیں سنا سکتا لیکن جب آپ پڑھیں گے تو حیران ہوں گے کہ بہت ہی شاطرانہ زبان استعمال کی گئی ہے تاکہ یہود کے سارے مقاصد اس سے پورے ہو جائیں۔

اگلا حصہ، جب یہ ہاؤس آف لارڈز میں پیش ہوا تو برٹش ہاؤس آف لارڈز کو یقیناً ہمیں یہ حق دینا چاہیئے کہ انہوں نے پورے انصاف کا مظاہرہ کیا اور انصاف کے علاوہ ایک بہت سخت تنبیہ کی خود اپنی قوم کو کہ تم ایسی حرکت نہ کرو ورنہ یہ بہت ہی خطرناک ظلم ہوگا جس کے دور دور تک اور بہت دیر تک اثرات جاری رہیں گے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کبھی یہ بداثر ختم ہو بھی سکیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ ہاؤس آف لارڈز نے اس کو REJECT کیا اور بعد میں ہاؤس آف کامنز HOUSE OF COMMENS میں اس کو دوبارہ پیش کر کے پاس کروایا گیا۔ ہاؤس آف لارڈز میں ایک ممبر تھے لارڈ سڈنہم (LORD SYDENHAM) انہوں نے BALFOUR کا جواب دیتے ہوئے کہا:۔

"---- THE HARM DONE BY DUMPING DOWN AN ALIEN POPULATION UPON AN ARAB COUNTRY ARAB ALL AROUND IN THE HINTERLAND MAY NEVER BE REMEDIED ---- WHAT WE HAVE DONE IS, BY CONCESSIONS, NOT TO THE JEWISH PEOPLE BUT TO A ZIONIST EXTREME SECTION, TO START A RUNNING SORE IN THE EAST, AND NO ONE CAN TELL HOW FAR THAT SORE WILL EXTEND."

(The origins & evolution of the Palestine Problem 1917–1988 page 29 pub. by: United Nations; NEW YORK, 1990)

لے THE ORIGINS & EVOLUTION OF THE PALESTINE PROBLEM, 1917 – 1988, Page 28 pub by U.N.O.

لے THE ORIGINS & EVOLUTION OF THE PALESTINE PROBLEM, 1917 – 1988, PAGES: 21 – 28 pub BY. U.N.O.

کہتے ہیں کہ۔ ہرگز ایسا نہ کرو۔ تمہیں کوئی حق نہیں ہے کہ اجنبی لوگوں کو عربوں کے دل میں مسلط کر دیں، ایسے علاقے میں جہاں ارد گرد چاروں طرف عرب آباد ہی ہیں، اور اگر ایسا تم کرو گے تو عملاً وہاں ایک ایسا ناسور پیدا کر دو گے جس ناسور کی جڑوں کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ کہاں کہاں پھیلیں گی اور کتنی دور دور جائیں گی۔

پس انگریزی قوم میں انصاف اس وقت بھی تھا، اب بھی ہے۔

چنانچہ آج بھی ان کے بڑے بڑے دانشور اس مسئلے پر بڑی جرأت کیساتھ اپنی دیانتدارانہ رائے کا اظہار بھی کر رہے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے سازشیں بہت گہری ہیں اور بہت، حالانکہ یہ یہودی چنگل میں آ چکے ہیں آج امریکہ ذمہ دار ہے لیکن اُس زمانہ میں امریکہ میں بھی انصاف تھا چنانچہ صدر وُڈرو WILSON نے ۱۹۱۸ میں جو اصول پیش کئے اس میں انہوں نے یہ اصول پیش کیا تھا کہ "امریکہ اس اصول کو ہمیشہ سربلند رکھے گا اور اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہونے دیگا کہ جس علاقے کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جا رہا ہے اس علاقے کی اکثریت کا اوّل حق ہے کہ وہ اپنی تقدیر کے فیصلے میں شامل ہو۔ اگر وہ نہیں مانتے تو کسی کا دنیا میں حق نہیں ہے کہ وہاں اس پہ فیصلے کو ٹھونسا جائے"۔ اُس وقت امریکہ کی یہ حالت تھی چنانچہ ایک KING-CRANE کمیشن انہوں نے ۱۹۱۹ء میں بھجوایا اُس KING-CRANE کمیشن نے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ، بہت ہی منصفانہ رپورٹ پیش کی اور اُس میں یہ لکھا کہ ہم آپ کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ بہت بڑی طاقت کے استعمال اور

بہت بڑے خون خرابے کے بغیر اسرائیل کو وہاں نافذ نہیں کیا جا سکتا

اور کیوں ایسا کیا جائے کیا اس لئے کہ دو ہزار سال پہلے یہ لوگ یہاں آباد تھے وہ لکھتے ہیں کہ :-

اگر یہ دلیل تسلیم کر لی جائے تو دنیا سے پھر عقل، انصاف سب کچھ مٹ جائے گا۔ یہ دلیل ایسی لغو ہے کہ اس کو زیر غور ہی نہیں لانا چاہیئے۔

کہاں وہ زمانہ اور کہاں یہ زمانہ کہ مکمل امریکہ طاقت پوری کی پوری یہود کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی کی طرح کھیل رہی ہے، نہ کوئی انصاف، نہ کوئی عقل، نہ کوئی اخلاقی قدریں، کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ تو مسلمانوں کا قصور اس میں یہ ہے کہ ان کو اپنے مفاد کے لئے بیدار مغزی کے ساتھ حالات کا جائزہ لینا چاہیئے تھا اور ان حالات میں جس طرح یہود اپنا اثر بڑھا رہے تھے ان کو بھی اپنے اثر نفوذ کو استعمال کرنا چاہیئے تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے انکار کے بعد اُن میں کوئی ایسی لیڈر شپ ہی نہیں رہی جو ساری امت مسلمہ کے مسائل پر غور کرے اور ان کو ایک زندہ جسم کے طور پر ایک دماغ اور ایک دل سے منسلک رکھ کر آگے چلائے۔

جہاں تک REASONS کا تعلق ہے کہ مقاصد کیا ہیں؟ کیوں یہ جنگ لڑی جا رہی ہے؟ اُس کے متعلق سوشلسٹ سٹینڈرڈ SOCIALIST STANDARD) اپنی (نومبر) ۱۹۹۰ کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ :- سنڈے ٹائمز نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ مقاصد خود غرضانہ ہیں چنانچہ وہ کہتا ہے۔

THE REASON WHY WE WILL SHORTLY HAVE TO GO TO WAR WITH IRAQ IS NOT TO FREE KUWAIT,

کہتا ہے: بالکل جھوٹ ہے، کویت شویت کا جو بہانہ ہے کہ اس کی آزادی کی خاطر ہم مرے جا رہے ہیں یہ سب بالکل بکواس ہے۔ THOUGH THAT IS TO BE DESIRED. ہاں ہو جائے تو بڑا اچھا ہے۔ کیوں نہیں

THOUGH THAT IS TO BE DESIRED, OR TO DEFEND SAUDI ARABIA, THOUGH THAT IS IMPORTANT

نہ ہی ہم اس غرض سے لڑ رہے ہیں یا جا رہے ہیں کہ سعودی عرب کی حفاظت کریں۔ اگرچہ یہ بھی ایک اہم بات ہے"

IT IS BECAUSE PRESIDENT SADDAM IS A MENACE TO VITAL WESTERN INTERESTS IN THE GULF, ABOVE ALL THE FREE FLOW OF OIL AT MARKET PRICES, WHICH IS ESSENTIAL TO THE WEST'S PROSPERITY.

(SOCIALIST STANDARD (LONDON), NOVEMBER 1990)

کہ درحقیقت مغرب کے اُن تیل کے چشموں پر جو خلیج میں ہیں بہت ہی حقوق ہیں اور ہم اُن حقوق کی حفاظت کی خاطر جا رہے ہیں۔ اور یہ خطرہ مول نہیں لے سکتے کہ صدام حسین اُن کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ سے کھیلے" لیکن درحقیقت یہ پورا اعتراف نہیں ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ان مقاصد میں اسرائیل کو عراق کے خطرے سے ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنا اور اسرائیل پر سے یہ THREAT یہ دھمکی دُور کر دینا ہمیشہ کے لئے کہ کوئی مسلمان ملک اس کو چیلنج کر سکتا ہے، یہ ایک سب سے بڑا مقصد تھا اور ویسے اس مقصد کا تیل کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے، کیونکہ اسرائیل کے قیام کی غرض میں ایک غرض یہ بھی شامل تھی کہ مسلمان ممالک کے اوپر ایک پہریدار بٹھا دیا جائے جو جب بھی ضرورت پڑے ان کی گوشمالی کر سکے۔ جب وہ مسلمان ممالک بات نہ مانیں تو پھر ان کو سبق سکھانے والا ایک تماشہ موجود رہے

اب میں آپ کو جنگ کے نفع و نقصان کا بتاتا ہوں، ۸۹.۰۵ بلین ڈالر ہو چکا ہے، اس میں سے ۲۰ بلین ڈالر، فی یوم ایک بلین ڈالر کے حساب سے خرچ ہو رہا ہے، آج بیس دن ہو چکے ہیں اور ۹ بلین بتایا جاتا ہے کہ جنگ سے پہلے امریکہ کا خرچ ہو چکا تھا، دو بلین جنگ سے پہلے انگریزوں کا خرچ ہو چکا تھا، ان کا جو روز خرچ ہو رہا ہے اس کا کوئی شمار معین ابھی معلوم نہیں ہوا وہ اس کے علاوہ ہے۔

اس کے علاوہ دوسرے ممالک کو خریدنے پر جو انہوں نے خرچ کیا ہے وہ بھی جنگ کے اخراجات میں شامل ہے۔ مصر کو ۲۱ بلین قرضے معاف کئے گئے ہیں اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنی ملت اسلامیہ کے مفاد بیچنے کے لئے کتنی قیمت وصول کی ہے۔ اسرائیل کو ۱۳ بلین اب تک اس غیر معمولی صبر دکھانے کے نتیجے میں انعام کے طور پر دیا اور شاباش کے طور پر دیا گیا ہے کہ تمہارے چند سو جو زخمی ہوئے ہیں سکڈ سے، اُن کے نتیجے میں تم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم فوری انتقام نہیں لیں گے اور جب تم سب کچھ اپنا کر بیٹھو گے۔ عراق کو پارہ پارہ کر دو گے پھر ہم آئیں گے کسی دن اور اپنی مرضی سے دل کھول کر انتقام لیں گے۔ یہ اتنا حیرت انگیز صبر کا مظاہرہ ہے کہ اس کے نتیجے میں ہم تمہیں اور باتوں کے علاوہ (جنگی ہتھیار بھی بہت دیئے گئے) ۱۳ بلین ڈالر تحفہ دیتے ہیں۔

روس کے متعلق العربیہ یا العرب ہے اخبار اس نے بیان دیا ہے (انگلستان سے شائع ہوتا ہے) کہ ۳ بلین روس کو سعودی عرب نے دیا ہے، ایک بلین کویت نے دیا ہے، متفرق اس کے علاوہ ہیں، ترکی اور شام پر کچھ اخراجات انہوں نے کئے ہیں، کچھ آئندہ ان کے ساتھ جنگ کے بعد کے وعدے ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہو سکا۔

اس خرچ کے علاوہ جو ہولناک تباہی ہوئی ہے۔ کویت اور عراق میں جائیدادوں کی تباہی، اس کے متعلق بیان کیا جاتا ہے، ماہرین نے جو جائزے لئے ہیں، پچاس بلین ڈالر صرف کویت کو از سر نو تعمیر کرنے پہ لگے گا۔ اور یہ اندازہ آج سے پانچ سات دن پہلے کا ہے۔ اور اندازہ لگانے والوں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ عراق پر اس سے کم سے کم دس گنا زیادہ خرچ ہوگا۔ اور جس کا مطلب یہ ہے کہ پانچ سو بلین ڈالر عراق کو اپنے آپ کو بحال کرنے کے لئے درکار ہوگا۔ تو جنگ پر جو اخراجات ہو رہے ہیں یا رشوت پر ہو رہے ہیں اُن کے علاوہ یہ اخراجات غیر معمولی طور پر زیادہ ہیں۔

اس کے علاوہ جو جانوں کی تلفی ہوئی ہے اور کثرت کے ساتھ بنی نوع انسان کو تکلیف پہنچی ہے وہ سب اس کے سوا ہے جو تیسری دنیا کو

جو نقصان اقتصادی پہنچا ہے وہ بھی سر دست ۲۰۰ بلین کا اندازہ لگایا گیا ہے جو مبصرین کہتے ہیں کہ آگے زیادہ ہو گا کم نہیں ہو گا۔ یعنی اب تک ۲۰۰ بلین کا نقصان تیسری دنیا کے غریب ملکوں کو ہو چکا ہے

اب یہ جو سمندر ہے اس سلسلے میں ایک نقصان فضا میں آلودگی کا نقصان ہے اور سمندر میں آلودگی کا نقصان ہے۔ جو سمندر میں آلودگی شروع ہوئی تو ایک امریکن جرنیل نے اعتراف کیا اور فخر سے اعتراف کیا کہ ہم نے تیل کے چشموں پر کامیابی سے HIT ہٹ کیا ہے اور تیل بہنا شروع ہو گیا ہے اور دوسرے دن ہی وہ ساری کہانی بدل گئی اور کثرت سے بار بار عراق پر الزام لگا کہ عراق کو متہم کیا گیا کہ یہ ایسی ظالم قوم ہے کہ پرندوں تک کو نہیں چھوڑا انہوں نے ظلم میں اور وہ جو CORMORANT اور COOTS اور کچھ اور مرغابیوں قسم کے جانور، بعض تو ایسے تھے جو بار بار دکھا تے تھے تیل میں ڈوبے ہوئے، اور یہ ظاہر کرتے تھے کہ اس سے ان لوگوں کی صدام حسین کی سفاکی ثابت ہوتی ہے کہ کس طرح انہوں نے چھوٹے چھوٹے جانوروں تک کو بھی اپنے ظلم سے الگ نہیں رہنے دیا، باہر نہیں رکھا۔ اس نقصان کے مقابل پر جس سے یہ اپنی انسانی ہمدردی اور زندگی سے ہمدردی ثابت کر تے ہیں دنیا پر، ان کا دنیا کی تکلیفوں سے متعلق جو رویہ ہے وہ میں آپ پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ سب دجل ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لفظ دجال میں اس زمانے کی ساری تاریخ اپنی تمام تفاصیل سے بیان فرما دی۔

ایسا خوفناک دجل ہے کہ آپ حیران ہو جائیں گے یہ سن کے کہ سالہا سال سے افریقہ بھوک کا شکار ہے اور لکھوکھہا کی تعداد میں چھوٹے چھوٹے بچے شیر خوار، بڑے بوڑھے، مرد، جوان، سب پنجر بن کر دکھ اٹھا اٹھا کر مرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور ان کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں۔ اب جنگی اخراجات کا آپ نے اندازہ سن لیا ہے۔ ساڑھے پانچ سو اس کی تعمیر نو پر خرچ اور اس سے پہلے سو بلین کے قریب دوسرے اخراجات، اور دو سو بلین دنیا کے نقصانات، تو یہ ساری بات مل کر بالآخر ہزار بلین کا تخمینہ ہے۔ اس کے مقابل پر

آج پچیس ملین افریقن بھوک کے نتیجے میں مرنے کیلئے تیار بیٹھا ہے

اور یہ یونائیٹڈ نیشنز کا تخمینہ ہے۔ اگر ایک افریقن کو خوراک مہیا کر نے پر روزانہ دو ڈالر خرچ آئیں تو پچیس ملین افریقن کو ایک سال کے لئے بھوک سے بچانے کے لئے صرف تقریباً ڈیڑھ بلین ڈالر چاہئے ایک بلین چھیاسٹھ لاکھ کچھ چاہیئے۔ تو آپ اندازہ کریں کہ وہ لوگ جو پچیس ملین انسانوں پر رحم نہیں کھاتے جو عراق کے سولہ ملین انسانوں پر دولت کے پہاڑ خرچ کر کے موت برسا رہے ہیں، ان کو ہمدردی ہے تو دو مرغابیوں سے ہے اور شور مچایا ہوا ہے کہ یہ چند مرغابیاں مر جائیں گی۔ محض جھوٹ، محض فساد انسانی ہمدردی کا کوئی شائبہ بھی ان کے اندر ہوتا تو پہلے انسانی جانوں کی قدر کرتے۔ دنیا میں بھوک سے مرنے والے غریب افریقنوں کی اور دیگر قوموں کی فکر کرتے۔ اور اقتصادی عدم توازن کو دور کرنے کی کوشش کرتے اس سے آپ کو پتہ لگے گا کہ ایک بلین ہوتا کیا ہے۔ پچیس ملین کا مطلب ہے اڑھائی کروڑ اڑھائی کروڑ انسان پورا ایک سال عزت کے ساتھ روٹی کھا سکتا ہے تقریباً ڈیڑھ بلین میں اور یہ ایک بلین روزانہ جو یہ موت برسانے پر خرچ کر رہے ہیں اور ایک بلین نو مہینے زندگی بخشنے کے لئے خرچ نہیں کر سکتے۔ اور وہ بھی پچیس ملین آدمیوں کی زندگی۔

مجھے اس پر یاد آ گیا وہ قصہ۔ ایک دفعہ چرچل نے جارج لائیڈ کے پاس ایڈورڈ گرے کی سفارش کرتے ہوئے ان کی تائید میں کہا کہ آپ ان کی پوری بات نہیں سمجھ رہے۔ ان کا کوئی قصور تھا وہ ناراض تھے بڑے سخت گرم تھے ان کے خلاف تو چرچل نے کہا کہ دیکھیں وہ ایسا انسان ہے ایڈورڈ گرے کہ اگر کوئی NATSI اس کے پاس آئے اور کہے کہ تم اگر اس پر دستخط کر دو جو میں تجویز پیش کرتا ہوں تو اس کے بدلے میں تمہاری سب بات مان لوں گا یہ کردوں گا۔ وہ کروں گا۔ تمہاری جان بخشی ہو گی۔ جو کچھ بھی ہے اس نے بیان کیا تھا EXECT یاد نہیں لیکن بہت بڑھا کر بتایا کہ اس کی انگلستان سے وفا اور محبت کا اندازہ کریں کہ اگر وہ NATSI یہ پیشکش کرے تو وہ یہ جواب دے گا کہ میں اصولوں کے سودے نہیں کر سکتا۔ میں یہاں ان شرطوں پر دستخط کر نے کے لئے تیار نہیں۔ لائیڈ جارج نے فوراً چرچل کو جواب دیا کہ میں اس کو GREY کو کیا سمجھتا ہوں اگر NATSI سمجھدار ہو اور وہ یہ شرطیں پیش کرنے کی بجائے یہ شرطیں پیش کرے کہ اگر تم یہاں دستخط کر دو ہماری مرضی کے مطابق تو بہتر ورنہ جو تم نے گلہریاں پالی ہوئی ہیں میں ان کو مار دوں گا تو وہ فوراً دستخط کر دے گا۔ لے یعنی توازن بگڑے ہوئے ہیں۔ اور بڑی دیر سے بگڑے ہوئے ہیں۔ کتوں کی خاطر انسانوں کو ذلیل کیا جا سکتا ہے اور انسانوں کی خاطر اپنے مفادات کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔

پس یہ ذمہ داری میں اور ارتکاب جرم پورے شریک ہیں۔ اگر آج حساب نہیں لیا جائے گا تو کل لازماً ان کا حساب لیا جائے گا۔

جو فوائد یا نقصانات ہوئے ہیں۔ نقصانات تو میں نے بیان کر دیئے ہیں لیکن کچھ اور بھی نقصانات ہیں اور فوائد بھی ہیں بعض

عراق کو تو یہ فائدہ پہنچا ہے

کہ اس نے ایک بڑی طاقت کا تکبر توڑا ہے۔ اور جنگ میں جانے کی وجوہات میں ایک یہ بھی وجہ بیان کی جاتی ہے اور بعض قابل مبصرین کی طرف سے کہ دراصل صدر بش اور امریکہ کو ویت نام کمپلیکس کھا گیا ہے۔ ویت نام میں ان کے ساتھ ایک ایسا بھی واقعہ گزر چکا تھا۔ ویت نام میں امریکنوں نے اتنی بمباری کی ہے کہ عراق سے پہلے کہیں اتنی خوفناک بمباری نہیں ہوئی تھی اور دیہات کے دیہات صاف کر دیئے۔ اس قدر زندگی تلف کی ہے، اس قدر اقتصادیات کو برباد کیا گیا ہے کہ یکطرفہ ایسا ظلم انسانی تاریخ میں کم دکھائی دیتا ہے کہ پورے بڑے [illegible] ہو رہا ہو۔ لیکن اس کے باوجود اس قوم کی عظمت کردار کو توڑ نہیں سکے۔ ان کا سر نہیں جھکا سکے۔ وہ قوم مرتی چلی گئی ہے اور لڑتی چلی گئی ہے۔ لیکن امریکہ کی خدائی کے سامنے اس نے سجدہ نہیں کیا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ بالآخر ان کا عزم ٹوٹا ہے، ان کا تکبر ٹوٹا، اور اپنا مقصد حاصل کئے بغیر ان کو ویت نام خالی کرنا پڑا۔ وہ جو ویت نام کی باتیں آپ سنتے ہیں ان میں بعض دفعہ اکثر لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ شاید AMERICAN PUBLIC OPINION رائے عامہ انسانی ہمدردی کی وجہ سے اپنی حکومت کے پیچھے پڑی ہے کہ اتنی جانیں تم نے وہاں تلف کی دیں اب، دوبارہ نہ کرنا، ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ ویت نام میں ایک کروڑ آدمی

ل "ONCE DURING THE WAR WHEN WE WERE RATHER DISSATISFIED WITH THE VIGOUR OF SIR EDWARD GREY'S POLICY, I APOLOGIZING FOR HIM, SAID TO MR. LLOYD GEORGE, WHO WAS HOT, "WELL, ANYHOW, WE KNOW THAT IF THE GERMANS WERE HERE AND SAID TO GREY "IF YOU DON'T SIGN THIS TREATY, WE WILL SHOOT YOU AT ONCE," HE WOULD CERTAINLY REPLY, "IT WOULD BE MOST IMPROPER FOR A BRITISH MINISTER TO YIELD TO A THREAT. THAT SORT OF THING IS NOT DONE."

BUT LLOYD GEORGE REJOINED. THAT'S NOT WHAT THE GERMANS WOULD SAY TO HIM. THEY WOULD SAY, IF YOU DON'T SIGN THIS TREATY, WE WILL SCRAG ALL YOUR SQUIRRELS AT FALLODON." THAT WOULD BREAK HIM DOWN.'

ARTHUR BALFOUR HAD NO SQUIRRELS (GREAT CONTEMPORARIES - PAGE 240
BY THE RT. HON. WINSTON S. CHURCHILL, C.H. M.P.
THORNTON BUTTERWORTH LTD.

مرجائیں امریکن پبلک اوپینین (OPINION) کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ اُتنی بھی نہیں ہوگی جتنی چند مرغابیاں مرنے سے ان کو ہوئی ہے، لیکن امریکن جانوں کی تلفی اور امریکن تکبر کو چیلنج کرنا یہ ان کے لئے ایک ایسا روحانی عذاب بنا ہوا ہے جو یہ ہضم نہیں کر سکتے تھے۔

پس اس جنگ کی وجوہات میں یہ نفسیاتی پس منظر بھی ہے۔ امریکہ کو جو اپنا تکبر کچلا ہوا دکھائی دیتا رہا ہے آج تک یہ ان کا زخم ہرا ہے۔ آج تک یہ جلن سینے میں لئے پھرتے ہیں۔ تو ویت نام کا انتقام عراق سے لینا چاہتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا ہم عزم توڑیں گے اور پھر ہمیں ٹھنڈ پڑے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ آج ایک مہینہ گذر چکا ہے آج تک تو یہ عزم نہیں توڑ سکے۔ اور جتنی صدام نے باتیں کی تھیں وہ سچی نکلتی رہی ہیں، جو انہوں نے بد ارادے دکھائے تھے یا تکبر کی باتیں کی تھیں وہ سب جھوٹی نکلتی رہی ہیں۔

مجھے یاد ہے صدر بش نے یا ان میں سے کسی ان کے ساتھی نے یہ کہا تھا کہ ویٹ نام کی کیا باتیں کرتے ہو۔ اس کو ویت نام نہیں بننے دیا جائے گا۔

"IT WILL NOT BE YEARS, IT WILL NOT BE MONTHS, IT WILL NOT BE WEEKS, IT WILL BE DAYS."

کہ یہ جنگ سالوں جاری نہیں رہیگی مہینوں جاری نہیں رہیگی ہفتوں جاری نہیں رہے گی دنوں کی بات ہے۔ اور اس کے بعد ہم نے صدر بش کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"IT WILL NOT BE DAYS IT WILL BE WEEKS RUNING INTO MONTHS."

تو آج کا دن وہ ہے جس کے بعد RUNING INTO MONTHS والی بات ہو جائیگی، لیکن اس اگلی بات نے پہلی بات کو جھٹلایا ہے۔ اور صدر صدام جو باتیں کہتے رہے ہیں انہوں نے شروع میں یہ کہا تھا کہ شروع میں تمہارا پلہ غالب ہوگا تم جو مرضی کرو، جتنا مرضی بم برسا لینا ہم پر، آخر پہ جب ہم اُٹھیں گے تو پھر ہم اپنا انتقام لیں گے اب اس موڑ پر پہنچ کر یہ انتقام سے ڈرے بیٹھے ہیں، کیونکہ سارا عراق بھی نعوذ باللہ ہلاک ہو جائے تو امریکن پبلک اوپینین (OPINION) پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ لیکن ہزار لاشیں بھی وہاں سے امریکہ پہنچیں گی تو امریکن پبلک اوپینین (OPINION) جو ہے وہ ڈانواں ڈول ہو گی اور اس پہ زلزلہ طاری ہو جائے گا۔ پس اسلئے یہ امن کی کوششیں ہیں اور اس پہلو سے صدر صدام نے جو حکمت عملی استعمال کی ہے بڑی عمدہ اور غالب حکمت عملی ہے۔ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر جھوٹے خداؤں کا غلبہ نہ ہونے دے۔

دنیا میں سب سے بڑا دکھ توحید کے زخم لگنے کا دکھ ہے۔ اگر اسی طرح جھوٹے خداؤں کو خدائی کی اجازت ملتی رہی تو خدائے واحد کی عبادت کرنے والے کون آئیں گے اور کہاں رہیں گے۔ اس دنیا میں تو پھر نہیں رہ سکتے پس۔

سب سے بڑا خطرہ توحید کو ہے۔ خانہ کعبہ کو ہے۔ خانہ کعبہ کی عظمت کو ہے

محمد مصطفیٰ ﷺ کے خدا کی وحدت کو، توحید کو خطرہ ہے۔ خطرہ انکے نام کو ہے۔ توحید کو تو انشاء اللہ کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ لیکن خدا کی غیرت کبھڑ کانے کیلئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی اسی قسم کی التجائیں کی تھیں کہ اے خدا! آج اس بدر کے میدان میں اگر تو نے ان مٹھی بھر عبادت کرنے والوں کو جو میرے ساتھی اور میرے عاشق اور تیرے عاشق ہیں انکو مرنے دیا تو "لَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا" اے میرے آقا! انکے بعد پھر اور کوئی تیری کبھی عبادت نہیں کرے گا۔ پس آج توحید کی عزت اور عظمت کا سوال ہے۔ اور احمدی اس بات میں سینہ سپر ہیں۔ اور کامل یقین کے ساتھ میں آپکو بتاتا ہوں کہ ساری دنیا کے احمدی ایک صف کے طور پر، ایک بدن کے عضو کی طرح ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوئے توحید کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کیلئے آج بھی تیار ہیں۔ کل بھی تیار رہیں گے اور آئندہ بھی ہمیشہ تیار رہیں گے۔

آپکو یاد ہوگا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کرتے تھے کہ اگلی صدی توحید کی عظمت اور قیام اور نافذ کرنے کی صدی ہے اور یہ بالکل درست ہے۔ توحید کو جو خطرے آج لاحق ہوئے ہیں، در پیش ہیں یہ ہمیں تیار کرنے کیلئے در پیش ہیں ہمیں بتانے کیلئے کہ تم کتنی بڑی عظیم ذمہ داریاں ادا کرنے کیلئے پیدا کئے گئے ہو اور کھڑے کئے گئے ہو۔

جو جنگی مقاصد ہیں، اور نفسیاتی عوامل اس کے پیچھے ہیں انکا تاریخ سے بھی بڑا گہرا تعلق ہے چونکہ میں چاہتا ہوں کہ آئندہ خطبے میں یہ بات ختم کر دوں اسلئے آج کا خطبہ تھوڑا سا لمبا کرنا پڑے گا ورنہ پھر یہ جو تھے خطبے تک بات چلی جائے گی۔

ایک پس منظر اس موجودہ لڑائی کا یا اسرائیل کے قیام کا ایسا تاریخی پس منظر ہے جس کا مسلمانوں اور عیسائیوں کی تاریخی جنگوں سے ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ صلیبی جنگیں جو ۱۰۹۵ء کے لگ بھگ شروع ہوئیں اور ۱۱۹۰ء یا ۱۱۹۱ء میں سلطان صلاح الدین نے فلسطین پر قبضہ کیا ہے۔ اس کے بعد پھر یہ چھڑا نہیں سکے۔ یہ تقریباً دو سو سال تک جنگیں اسی طرح ہوتی رہی ہیں، ان جنگوں میں مسلمانوں نے پہل نہیں کی بلکہ یورپ کی قوموں نے آٹھ مرتبہ تمام طاقتوں نے مل مل کر عرب مسلمانوں پر حملے کئے ہیں، کئی دفعہ ان کے پلے بھاری ہوتے رہے کئی دفعہ شکست کھاتے رہے لیکن بالآخر مسلمان فلسطین کو انکے ہاتھوں سے بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور وہ زخم آج تک انکا ہرا ہے اور وہ بھولے نہیں۔ اور اسکا گہرا صدمہ ہے کہ اتنی بڑی یورپین طاقتیں مل مل کر بار بار حملے کرتی رہیں RICHARD THE LION HEARTED. بھی گیا اور دوسرے فرانس کے بڑے بڑے جابر بادشاہ بھی گئے۔ جرمنی بھی شامل ہوا بلجیئم بھی شریک ہوا لیکن انکی کچھ نہیں بنی۔ ایک تو وہ زخم ہیں جنکے دکھ ابھی تازہ ہیں اور کچھ عثمانی سلطنت کے ہاتھوں جو انکو بار بار زک اٹھانی پڑی اور یورپ کے بہت سے حصے پر وہ قابض رہے۔ یہ جو حصہ ہے یہ بھی ان کیلئے ہمیشہ تکلیف کا موجب بنا رہا ہے اور بنا رہے گا۔

بہرحال خلاصہ یہی ہے کہ ایک لمبا دور ہے انکی صلیبی جنگوں کا اور سلطنت عثمانیہ کے عروج کا خصوصاً SOLOMON THE MAGNIFICENT یعنی سلیمان اعظم کے زمانہ میں جس طرح بار بار انکو یورپین طاقتوں کو زک پہنچی ہے اسکی وجہ سے یہ لوگ مجبور ہوئے کہ اسلام کو اپنے لئے خطرہ سمجھیں۔ اور انکے نفسیاتی پس منظر میں ہمیشہ یہ بات پردے کے پیچھے لہراتی رہتی ہے کہ جس طرح پہلے ایک دفعہ مسلمان ہماری جارحانہ کارروائیوں کو۔ (جارحانہ تو نہیں کہتے لیکن واقعتاً یہی تھیں) بڑی شدت سے رد کرتے رہے ہیں آئندہ کبھی انکو یہ موقع نہ دیا جائے کہ اسی طرح یہ اپنے مفادات کی ہمارے خلاف حفاظت کر سکیں۔

ایک اور پس منظر بڑا دلچسپ اور گہرا اور بڑا دردناک ہے وہ یہ ہے کہ جب THEODOR HERZL نے پہلی دفعہ یہود کی ریاست قائم کرنے کا یعنی اسرائیلی ریاست قائم کرنے کا منصوبہ پیش کیا تو اس نے جو وجہ پیش کی وہ یہ تھی کہ ہم پر ہزاروں سال سے ظلم ہو رہے ہیں اور خاص طور پر یورپ میں جو مظالم ہو رہے تھے اور فرانس میں اس سے پہلے ایک واقعہ ظلم کا ہوا تھا جب ایک یہودی کو ایک جھوٹے مقدمے میں ملوث کیا گیا روفوس نام تھا غالباً اس کا، اسی سلسلے میں۔ ہرزل (HERZL) فرانس پہنچا آسٹریا سے اور اتنا گہرا اس پر اس ظلم کا اثر ہوا کہ اُس نے یہ تحریک شروع کی۔ تو وجہ یہ بیان کی گئی تھی فلسطین میں اسرائیلی حکومت کے قیام کی کہ ہم پر یورپ میں مظالم ہوئے ہیں۔ اُس وقت کسی نے یہ نہیں سوچا کہ ظلم کہیں ہو رہے ہیں اور انتقام کسی اور سے لیا جا رہا ہے یہ کیا حکمت ہے۔ اور فلسطین میں جانے سے ان پر مظالم کا خاتمہ کس طرح ہو جائے گا، لیکن واقعہ یہ ہے اور اس بات میں یہودی یقیناً سچے ہیں کہ عیسائی مغربی دنیا نے یہود پر ایسے ایسے دردناک اور ایسے ہولناک مظالم کئے ہیں کہ کم ہی دنیا کی تاریخ میں قوموں کی ایسی مثال ملتی ہو جنکو ہزار سال سے زائد عرصے تک اس طرح بار بار مظالم کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہو۔

اس ضمن میں میں چند امور آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

یہ جو صلیبی جنگیں ۱۰۹۵ء میں شروع ہوئیں یہ فرانس سے شروع ہوئیں اور فرانس کے ایک بڑے لارڈ (یہ مجھے یاد ہے کہ BOUILLON ایک جگہ ہے فرانس میں BOUILLON سے تعلق رکھنے والے وہ لارڈ تھے) جنہوں نے آغاز کیا ہے اور جب انہوں نے اپنی مہم شروع کی اور فرانس کے دوسرے بادشاہوں نے مل کر پہلی CRUSADE کا انتظام کیا تو انہوں نے کہا کہ اتنے بڑے عظیم مقصد کیلئے کوئی صدقہ بھی تو دینا چاہیئے۔ چنانچہ GODFREY OF BOUILLON کو یہ خیال آیا کہ سب سے اچھا صدقہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

(آگے مسلسل صفحہ ۱۰ پر)

انتقام لیا جائے۔ اور

تمام یہودیوں کو تہہ تیغ کر دیا جائے۔

پس جس طرح مسلمانوں میں قربانی کا رواج ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں پہ یا آموزِ مُہِمّہ میں پیش قدمی کرتے ہوئے پہلے کچھ صدقے دیتے ہیں اسی طرح اس عظیم مہم پر جانے سے پہلے انہوں نے نہ صرف یہ سوچا بلکہ واقعتاً فرانس میں اس طرح ظالمانہ قتلِ عام کروایا ہے یہود کا کہ اس طرح تاریخ میں کم ہی کسی نہتی قوم پر ایسا ظلم ہوا ہوگا اور یہ صلیبی جنگ کا صدقہ تھا۔ اُس کے بعد سے یہ رواج بن گیا اور دو سو سال تک کے صلیبی جنگوں کے عرصے میں ہر جنگ میں جانے سے پہلے یہود صدقہ کئے جاتے تھے۔ تو جہاں تک ظلم کا تعلق ہے وہ تو ظاہر ہے۔

پھر ردِّ بلاء کے طور پر

بھی صدقہ دیا جاتا ہے۔ اس میں بھی یہ یہود کو ہی صدقہ کیا کرتے تھے چنانچہ آپ نے BLACK DEATH کا نام سُنا ہوگا جو ۱۳۴۷ء سے ۱۳۵۲ء تک (یعنی چودھویں صدی کے وسط میں) یورپ میں پھیلی تھی جو ایک نہایت ہی خوفناک طاعون کی وبا تھی۔ (CHINA) چین سے آئی اور رفتہ رفتہ مشرقی یورپ سے ہوتے ہوئے یہاں پہنچی۔ اس وبا میں ردِّ بلاء کے طور پر انہوں نے یہود کا صدقہ شروع کیا اور بہت سی جھوٹی کہانیاں بھی ان کے خلاف گھڑی گئیں کہ یہ ان کی نحوست ہے اور ساری بلاء جو ہم پر وارد ہو رہی ہے یہ یہود کی خباثت اور نحوست کی وجہ سے ہے اس لئے خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے اگر ہم نحوست کو تباہ کریں تو اس سے ہماری بلا ٹل جائے گی۔ چنانچہ آپ حیران ہوں گے یہ سُن کر کہ ان گنت تعداد ہے۔ بیان نہیں کی جاسکتی۔ معیّن اعداد و شمار نہیں کہ کتنی تعداد میں یہود کو قتل کیا گیا یا زندہ اپنے گھروں میں آگ میں جلایا گیا۔ جو کچھ اعداد و شمار ہیں وہ یہ ہیں کہ ساٹھ بڑی بستیوں سے یعنی ساٹھ شہروں سے یہود کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا۔ اور ایک سو پچاس چھوٹی بستیوں سے یہود کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا۔ یہ دوسرا انتقام ہے یہود سے عیسائی دُنیا کا۔

اور بہت سے تھے لیکن تیسرا بڑا انتقام نازی (NATSI) جرمنی میں ان سے لیا گیا جس کے متعلق اگرچہ اعداد و شمار کو سب محقق قبول نہیں کرتے لیکن

یہود کا یہی اصرار ہے کہ چھ ملین یہود

وہاں گیس چیمبرز میں مار دیئے گئے یا اور مظالم کا شکار ہوئے۔ ساٹھ لاکھ اور یہ دس سال کے عرصے میں ایسا ہوا ہے۔ تو اتنے بھیانک، اتنے خوفناک مظالم تھے، اس کا تقاضا یہ تھا کہ ان کو اپنا گھر دیا جائے یعنی یہ دلیل تھی۔ اور ان مظالم سے دوڑ دوڑ کر یہ مسلمانوں کی پناہ میں فلسطین جایا کرتے تھے۔ یہ بھی تاریخ سے ثابت ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ مسلمانوں نے اپنے عروج کے دَور میں یہود پر مظالم نہیں کئے۔ دو دفعہ صرف فلسطین پر ایسا قبضہ ہوا ہے جہاں جان و مال کی مکمل حفاظت دی گئی ہے۔ اور کسی یہودی کو یا کسی عیسائی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اور ایک دفعہ سلطان صلاح الدین نے جب فلسطین پر قبضہ کیا ہے۔ اس کے سوا محققین یہ لکھتے ہیں کہ ایک بھی واقعہ ایسا نہیں کہ جب فلسطین پر کسی فوج کا قبضہ ہوا ہو اور قتلِ عام نہ کیا ہو۔ چنانچہ RICHARD LION HEARTED انگریز بادشاہ نے جب (ایک دفعہ اس کا کچھ حصہ) فتح کیا تو تمام یہود مردوں، عورتوں اور بچوں کو اور مسلمانوں کو ذبح کروا دیا گیا، کوئی نہیں چھوڑا گیا۔ یہ اس قوم کی عدل کی، انصاف کی اور رحم کی اور انسانی قدروں کی تاریخ ہے جس نے یہود کو مجبور کیا اور HERZL کے دل میں خیال آیا کہ ہم امن میں نہیں ہیں۔ پس اگر امن میں نہیں تھے تو یہاں سے یا تو سارے بھاگتے۔ لیکن یہ کیا علاج ہوا کہ سارا یورپ اسی طرح اپنے قبضے میں، بلکہ یہاں قبضہ بڑھا دیا گیا اور اس کے علاوہ مسلمانوں کے دل میں جا بیٹھے۔ پس یہ کوئی علاج نہیں ہے۔ یہ تو دلیسی ہی بات ہے جیسے گدھے سے دولتی کھا کے کوئی اونٹ کی کونچیں کاٹ دے۔ تو مارے کوئی اور بدلہ کسی اور سے اُتارا جائے یہ تو بہت بڑا ظلم ہے۔ کوئی منطق اس میں نہیں ہے۔

عیسائی طاقتوں کے لئے میں سمجھتا ہوں ان فیصلوں میں ایک یہ بھی نفسیاتی پس منظر بن گیا ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیوں بار بار یہود پر مظالم ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے ہر ظلم کے نتیجے میں یہود کا چونکہ یہ تاریخی مسلک ہے کہ

آنکھ کے بدلے آنکھ، وہ ضرور بدلہ لیتے ہیں

اس لئے ایک تاریخی سلسلہ چلا آرہا ہے یہ کمزور قوموں کی طرح چھپ کر مخفی کے ذریعے بدلے لیتے ہوں گے ورنہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دو ہزار سال تک یہ اپنی تاریخ بھولے رہیں اور اپنا مزاج بالکل فطرت سے نوچ کے نکال دیں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ وہ تاریخ ہمارے پاس محفوظ نہیں کہ کیا کرتے تھے۔ یہ پتہ ہے کچھ الزام ان پر ضرور لگتے تھے اور ان پر ظلم کیا جاتا تھا۔ پس وہ مظالم جو ان پر کئے گئے ہیں وہ مغرب کو خوب یاد ہیں اور مغرب ان کے مزاج سے واقف ہے۔ شیکسپیئر کا SHERLOCK ان کے انتقامی جذبے کی ہمیشہ کیلئے ایک ادبی تصویر بنا بیٹھا ہے۔ ایسے حالات میں ہو سکتا ہے کہ آغاز میں تو یہ خیال نہ آیا ہو لیکن رفتہ رفتہ ان کی سوچوں میں یہ بات داخل ہو گئی ہو۔ کہ

یہود کا خطرہ اپنے سے اسلام کی دُنیا کی طرف کیوں نہ منتقل کر دیا جائے

اور اس سے دوہرا فائدہ حاصل ہوگا۔ ایک وقت میں دو دشمن مارے جائیں گے۔

ایک لطیفہ ہے تو بیہودہ سا مگر اسی قسم کے مزاج کا لطیفہ ہے کہ ایک لڑکی کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کے تین خریدار تھے۔ تین خواہش مند تھے اس سے شادی کرنے کے۔ اُن میں ایک زیادہ ہوشیار تھا وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا اور دو آپس میں خوب لڑتے مرتے تھے۔ تو کسی نے اس سے پوچھا تم تو بڑے ہوشیار ہو تم کوئی دلچسپی نہیں لے رہے اُس نے کہا تم فکر نہ کرو۔ میں ایک کو دوسرے سے لڑا رہا ہوں اور نیت یہ ہے کہ وہ اس کو قتل کر دے، تو میں مقتول کے حق میں اس کے خلاف گواہ بن جاؤں تو ایک قتل ہوگا دوسرا پھانسی چڑھے گا میدان میرے ہاتھ رہے گا۔ یہ لطیفہ ویسے تو لطیفہ ہی ہے لیکن عملی دُنیا میں ایک بھیانک جرم کی صورت میں ہمارے سامنے ظاہر ہو رہا ہے، کھیلا جا رہا ہے۔

اور آخری سازش یہی ہے کہ یہود کو ہمیشہ کیلئے مسلمانوں سے انتقام لینے کے لئے انکو دبانے کیلئے استعمال کرتے رہو اور یہود کا غصہ جو ہمارے خلاف ہے وہ مسلمانوں پر اُترتا رہے گا۔ لیکن جیسا کہ میں آئندہ بیان کروں گا یہ بڑی سخت بیوقوفی ہے مغرب کی وہ دھوکے میں ہیں، وہ دھوکہ کھائیں گے اور اس وقت ان کو پتہ لگے گا کہ ہم کیا غلطیاں کر بیٹھے ہیں جب یہود کلیتہً اُن کے ہاتھ سے نکل چکے ہوں گے۔

آئندہ میں بعض مشورے دونگا مغربی طاقتوں کو اس صورت حال میں اس گند سے نکلنے کیلئے جس میں مبتلا ہو بیٹھے ہیں۔ اور واقعی دُنیا میں قیام امن کیلئے کیا کرنا چاہیئے۔ اپنے اندر کیا تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ اور پھر یہود کو مشورہ دونگا کہ تم اگر ان باتوں سے باز نہیں آؤ گے تو قرآن کریم نے تمہارے لئے کونسا مقدّر پیش کیا ہے اور اگر تم فائدہ نہیں اُٹھاؤ گے اِن نصیحتوں سے تو پھر تم اس مقدّر سے بچ نہیں سکتے۔

اور تیسرا عربوں اور مسلمانوں کو مشورہ دوں گا انشاء اللہ کہ اس نئی بدلتی ہوئی دُنیا میں تمہیں کیا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ کونسی غلطیاں کر بیٹھے ہو جن کا اعادہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل ہو۔

اور چوتھا دُنیا کی مختلف قوموں کو مشورہ دوں گا کہ کس طرح جھوٹے خداؤں سے آزادی کیلئے ایک معقول اور پُرامن جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ جاہلانہ جذباتی باتیں ہیں کہ انگریز سے نفرت کرو، امریکہ سے نفرت کرو۔ یہ پاگلوں والی باتیں ہیں۔ دُنیا میں نفرت کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتی۔ اعلیٰ اقدار کامیاب ہوتی ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت کامیاب ہوا کرتی ہے۔ اور وہ خُلقِ عظیم کی سیرت ہے۔ مسلمان اگر اُس سیرت کو اپنا لیں تو سب دُنیا کیلئے ایک عظیم الشان نمونہ بنے گا۔ اور وہ ایک ایسی سیرت ہے جو مغلوب ہونے کیلئے پیدا نہیں کی گئی۔ کوئی دُنیا کی طاقت سیرتِ محمدیؐ پہ غالب نہیں آسکتی۔ پس اُس انصاف کی سیرت کی طرف لوٹو۔ اُس نمونے کو اختیار کرو۔ تو پھر انشاء اللہ ساری دُنیا کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ اور وہ حقیقی انقلاب تو آسکتا ہے جسے ہم اس دُنیا میں خدا کی عطا کردہ ایک جنّت قرار دے سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو اسی طرح یہ لڑتے مرتے رہیں گے۔ اسی طرح دُنیا ابتلاؤں اور مصائب میں مبتلا رہے گی۔ لیکن اب چونکہ وقت زیادہ ہو گیا ہے، اس لئے باقی باتیں آئندہ جمعہ کو۔ انشاء اللہ۔ السلام علیکم و...

ضروری اعلان

برائے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۱ء

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ مورخہ ۲۶/ تا ۲۸/ جولائی ۱۹۹۱ء اسلام آباد (ٹلفورڈ، ڈسرے) میں منعقد ہو رہا ہے۔

حضور پُر نور نے ازراہ شفقت درج ذیل عہدیداران کی منظوری فرمائی ہے۔

(۱)۔ محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی — افسر جلسہ سالانہ
(۲)۔ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد — افسر جلسہ گاہ

جو افراد جماعت اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کے خواہشمند ہوں وہ براہ مہربانی اپنے کوائف نظارت امور عامہ کی طرف سے ارسال کردہ فارم پر درج کر کے بتصدیق صدر جماعت متعلقہ نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ اس کے مطابق ہمارے لندن مشن سے آمدہ سپانسر شپ آپ کو ارسال کئے جاسکیں جسے برطانیہ ہائی کمیشن / کونسلیٹ میں پیش کر کے آپ برطانیہ کا ویزا حاصل کر سکیں گے۔ اس جلسہ کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

ناظر اُمور عامہ قادیان

جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

۲۳/ مارچ کا دن جماعت احمدیہ میں ایک تاریخی اور اہم بالشان اہمیت اور افادیت کا حامل ہے۔ اس روز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام لدھیانہ بحکم ربانی بیعت لے کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں اُس دن جلسے منعقد کر کے رپورٹ نظارت دعوت وتبلیغ میں بھجوائیں۔

مقامی جماعتیں حالات کے مطابق تاریخ میں تبدیلی کر سکتی ہیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

سانحہ ارتحال اور دُعا مغفرت

خاکسار کی نانی محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالمنان صاحب ڈار آسنور۔ کشمیر مورخہ ۲۰/۱/۹۱ بروز اتوار بوقت شام چند دن بیمار رہ کر اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

دوسرے روز دوپہر کے وقت ان کی تدفین عمل میں آئی۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا ☆ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحومہ کی عمر تقریباً ۸۰ سال تھی۔ مرحومہ نیک سیرت، پابند تلاوت قرآن پاک، صوم وصلوٰۃ، صابر، شاکرہ اور تہجد گزار تھیں۔ گذشتہ سال روزہ میں صرف ایک روز کا روزہ قضا ہو گیا تھا۔ مرحومہ جذبہ ایثار رکھتی تھیں۔ اپنا کھانا دوسروں کو کھلاتی تھیں اور خود تھوڑے سے کھانے پر اکتفا کرتی تھیں۔ مسجد فضل لندن میں مرحومہ نے دل کھول کر چندہ دیا۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار
معراج الدین ڈار ابن جلال الدین ڈار
آسنور۔ کشمیر

پروگرام درس قرآن مجید و احادیث دوران ماہ رمضان المبارک

۱۹۹۱ء مرکزی مساجد قادیان

(۱):۔ درس قرآن مجید

درس قرآن مجید	یوم	تاریخ رمضان	از سورہ تا سورہ
۱۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد	۵	یکم / تا ۵/ رمضان	سورہ فاتحہ تا سورہ النساء
۲۔ ر ر عبد الحق صاحب فضل	۵	۶/ تا ۱۰/ ر	ر المائدہ تا ر التوبہ
۳۔ ر ر مظفر احمد خان صاحب	۳	۱۱/ تا ۱۳/ ر	ر یونس تا الحجر
۴۔ ر ر منیر احمد صاحب خادم	۳	۱۴/ تا ۱۶/ ر	ر نحل تا الحج
۵۔ ر ر زین الدین صاحب حامد	۳	۱۷/ تا ۱۹/ ر	ر مومنون تا یاسین
۶۔ ر ر محمد انعام صاحب غوری	۳	۲۰/ تا ۲۲/ ر	ر الروم تا الزمر
۷۔ ر ر جاوید اقبال صاحب اختر	۴	۲۳/ تا ۲۶/ ر	ر المومن تا الحشر
۸۔ ر ر حکیم محمد دین صاحب	۳	۲۷/ تا ۲۹/ ر	ر الممتحنہ تا ر الناس

(۲):۔ درس حدیث شریف بعد نماز فجر مسجد مبارک

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب — یکم / تا ۱۰/ رمضان
۲۔ ر مولوی عبد الحق صاحب فضل — ر ر ر ر متبادل
۳۔ ر ر حکیم محمد دین صاحب — ۱۱/ تا ۲۰/ ر
۴۔ ر ر محمد کریم الدین صاحب شاہد — ۲۱/ تا آخر ر

(۳):۔ درس حدیث بعد نماز فجر مسجد اقصیٰ

۱۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم — یکم / تا ۷/ رمضان
۲۔ ر ر زین الدین صاحب حامد — ۸/ تا ۱۵/ ر
۳۔ ر ر جاوید اقبال صاحب اختر — ۱۶/ تا ۲۱/ ر
۴۔ ر ر محمد انعام صاحب غوری — ۲۲/ تا آخر ر

(۴):۔ درس حدیث بعد نماز فجر مسجد ناصر آباد

۱۔ مکرم مولوی مظفر احمد خان صاحب — یکم / تا ۱۰/ رمضان
۲۔ ر ر طاہر احمد صاحب چیمہ — ۱۱/ تا ۲۰/ ر
۳۔ ر ر قریشی محمد فضل اللہ صاحب — ۲۱/ تا آخر ر

(۵):۔ مندرجہ ذیل حفاظ کرام مرکزی مساجد میں دوران ماہ بعد نماز عشاء نماز تراویح پڑھائیں گے:۔

(۱):۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی (۲):۔ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب قادیان
(۳):۔ ر ر نجیب الحسن صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ (۴):۔ ر مخدوم شریف صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
(۵):۔ ر سید رسول صاحب ر ر (۶):۔ ر مرزا مظہر احمد صاحب قادیان

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ولادت

مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل بھٹہ قادیان پچیس ۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

میری بیٹی عزیزہ طاہرہ جاوید صاحبہ مقیم امریکہ حال مقیم قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸/۱/۹۱ کو تیسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام سعدیہ جاوید تجویز کیا گیا ہے۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اعلیٰ صلاحیتوں والی لمبی عمر دے اور خادمہ دین بنائے اور روشن مستقبل عطا فرمائے۔

نومولودہ بچی خاکسار کی نواسی اور محترم محمد حیات صاحب عبدالحیات سنوری گولبازار ربوہ کی پوتی ہے۔

خریداران اخبار بدر کی خدمت میں چند ضروری گزارشات

(۱) :- چندہ بدر کے متعلق تمام خط وکتابت مینیجر بدر کے نام کیا کریں۔ اور رقم بھی مینیجر بدر کے نام ارسال کیا کریں۔ بعض احباب ایڈیٹر صاحب کے نام چیک یا ڈرافٹ بھجوا دیتے ہیں۔ اس طرح کام میں بلاوجہ طوالت ہو جاتی ہے۔ ایڈیٹر صاحب سے صرف علمی مواد کے متعلق خط وکتابت ہونی چاہیئے۔

(۲) :- احباب کو علم ہے کہ اخبارات جاری کروانے کے لئے ایڈوانس قیمت جمع کروائی جاتی ہے۔ لیکن بعض خریداران بدر کا یہ حال ہے کہ دو دو یا تین سال کا چندہ بقایا ہوتا ہے اور دفتر خط وکتابت کرتا رہتا ہے۔ یا جب تک کوئی نمائندہ مرکز سے نہ آئے چندہ وصول نہیں ہوتا۔

اس غلط طریق نے اخبار بدر کو خسارہ سے دوچار کر دیا ہے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جب خسارہ کی وجوہات اور بقایا جات کی تفاصیل پیش ہوئیں تو حضور انور نے اس طریق کو سخت ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا ہے۔ کہ :-

"جس کے نام اخبار جاری ہوتا ہے اس سے پہلے طے ہونا چاہیئے کہ کب اور کتنے عرصے میں ادائیگی ہوگی اور اُسے یہ بتا دینا چاہیئے کہ اگر تین ماہ تک ادائیگی نہ ہوئی تو اسے اخبار کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔ اگر کوئی اخبار کی خریداری میں سنجیدہ ہوگا تو وہ خود دوبارہ رابطہ کرے گا اور ادائیگی کر کے اخبار جاری کروا لے گا"

لہٰذا خریداران بدر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ تین ماہ تک انتظار کر کے چندہ موصول نہ ہونے کی صورت میں دفتر اخبار بدر بند کرنے پر مجبور ہوگا۔ امید ہے کہ خریداران بدر بروقت چندہ بھجوا دیا کریں گے۔

(۳) :- احباب جماعت کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل نمائندگان بدر مقرر کئے گئے ہیں۔ ادائیگی چندہ وغیرہ کے لئے ان سے رابطہ قائم کر لیا کریں۔

برطانیہ (U.K)	-	مکرم بشیر الدین سامی صاحب
حیدرآباد و سکندرآباد	-	〃 احمد عبدالستار صاحب
یادگیر۔ گلبرگہ۔ شاہ آباد	-	〃 محمد عبداللہ صاحب۔ مکرم عبدالقادر صاحب شیخ
کھدرک	-	〃 وسیم احمد صاحب خورشید
کوٹک	-	〃 سید رفیع احمد صاحب
سورو	-	〃 سید فیروز عالم صاحب
سونگڑہ۔ چودوار۔ کیندرہ پاڑہ	-	〃 سید شاہد احمد صاحب
کیرنگ	-	〃 میر سیف الرحمٰن صاحب
کانپور	-	〃 محمد احمد خان صاحب
بمبئی	-	〃 عبدالشکور صاحب آرکیٹ
چنتہ کنٹہ	-	〃 محمود احمد صاحب بابو
جڈ چرلہ	-	〃 میر احمد اشرف صاحب

ان نمائندگان بدر سے گزارش ہے کہ جن احباب کی طرف سے چندہ وصول ہو جائے فوراً دفتر کو مطلع کر دیا کریں۔ تاکہ بقایا داران کی فہرست میں ان کا نام بھی شامل نہ ہو جائے۔

(۴) :- ماہ نومبر ۹۰ء میں تین اور چار سال کے بقایا داران کی فہرست شائع کی گئی تھی اب ۲ سال کے بقایا داران کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ احباب اس امر کو پسند نہیں کرتے کہ اُن کا نام بقایا داران کی صورت میں اس طرح اخبار میں شائع ہو۔ لیکن دفتر کو خط وکتابت کے بعد مجبوراً یہ طریق اپنانا پڑتا ہے۔ اُمید ہے احباب کوشش کریں گے۔ کہ اخبار میں اشاعت کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

(۵) :- کثیر بقایا جات (جیسا کہ قارئین بدر نے بقایا داروں کی شائع شدہ فہرست سے ملاحظہ کر لیا ہوگا) کی وجہ سے اخبار بدر خسارہ سے دوچار ہو گیا ہے جس کے لئے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے اعانت وصول کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی تھی اور ویسے بھی بجٹ آمد میں اعانت کی مستقل مد قائم ہے۔ لہٰذا احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اخبار بدر کو مالی طور پر مستحکم کرنے کے لئے خصوصی اعانت بھی فرمائیں۔

(۶) :- اخبار بدر تبلیغی اغراض کو بھی بہت حد تک پورا کرتا ہے۔ کئی غیر از جماعت تعلیم یافتہ احباب مرکز میں لکھتے ہیں کہ ہمارے نام اخبار بدر جاری کریں۔ اس تعلق میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تازہ مکتوب میں ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"اس سلسلہ میں یہ تحریک ہونی چاہیئے کہ جو احمدی احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام اخبار لگوانا چاہیں وہ پیشگی چندہ کی ادائیگی کریں اور اگر بعض دوست معین طور پر اپنے دوستوں کے نام اخبار نہ لگوائیں۔ لیکن منجملہ رقم اس غرض سے بھجوائیں کہ مرکز از خود کسی کے نام اخبار جاری کر دے تو اس رقم سے تبلیغی اغراض کی خاطر اخبار جاری کیے جائیں"

لہٰذا احباب جماعت اس طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں اس طرح اخبار بدر کی توسیع اشاعت کے ساتھ ساتھ تبلیغی فریضہ بھی انجام پا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں درخواست ہے کہ دُعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اخبار بدر کو نافع الناس بنائے اور مالی طور پر اس صیغہ کو استحکام عطا فرمائے۔

خاکسار
محمد انعام غوری
صدر نگران بورڈ بدر قادیان

تحریکِ جدید کے چندہ کے بارہ میں حضور انور کا تازہ ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب ماہ گذشتہ کی رپورٹ برائے وصولی چندہ تحریک جدید بھجوائی گئی تو حضور انور نے ارشاد فرمایا :-

"تحریک جدید کے چندہ جات سے متعلق بھی آپ کی رپورٹ ملی ہے چندہ تحریک جدید میں وصولی کی کمی باعث تشویش ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ احباب جماعت کے رزق میں برکت دے۔ اور انہیں اپنے وعدہ جات پورا کرنے کی توفیق دے۔ آپ احباب کو بار بار یاد دہانی کرواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ العزیز اس کمی کو پورا فرمائے گا۔ صرف دعاؤں کے ساتھ توجہ کی ضرورت ہے"

خاکسار بذریعہ اعلان ہذا تمام احباب جماعت کو یاد دہانی کرواتے ہوئے درخواست کرتا ہے کہ براہ کرم چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور مخیر احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات میں غیر معمولی اضافہ فرمائیں تاکہ کمی پوری ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اپنے وعدہ کے مطابق آپ کے اموال اور رزق میں برکت عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ وکالت مال تحریک جدید کو آپ کی طرف سے مثبت جواب کا انتظار رہے گا۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں تحریک جدید عالمگیر فتح اسلام کے لئے جہاد کبیر صدقہ جاریہ اور تاریخی نوعیت کی قربانی ہے۔ جس کے ذریعہ دُنیا کے ۱۲۴ ممالک میں تبلیغ اسلام واشاعت قرآن کا کام ہو رہا ہے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

تصحیح

بدر شمارہ مجریہ ۳۱ جنوری تا ۵ فروری کے صفحہ ۱ پر بعنوان "اجلاس نمائندگان لجنات بھارت" جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں ایک جملہ غلط شائع ہوا ہے۔ اصل عبارت یہ ہے کہ :-
"لجنہ شاہجہانپور نے پورا مزا فیصد اور لجنہ بمبئی نے نصف منافعہ مرکز کو ادا کیا" اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

(ایڈیٹر)

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسۂ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

علمائے سلسلہ کی عظیم الشان نشانِ رحمت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر

رپورٹ مُرتّبہ:۔ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر جنرل سیکرٹری تبلیغ و تربیت حلقہ مسجد مبارک

قادیان۔ ۲۰ر تبلیغ (فروری)۔ آج صبح ۹ بجکر دس منٹ پر لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام سابقہ روایات کے مطابق جلسہ یوم مُصلح موعودؓ کا انعقاد مسجد اقصیٰ میں عمل میں آیا۔ جلسہ میں احباب کی بکثرت شمولیت کی غرض سے صدر انجمن احمدیہ کے تمام ادارہ جات بند کر دیئے گئے تھے۔ اس بابرکت اجلاس کی صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی نے فرمائی۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآنِ پاک سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ مکرم عطاء اللہ ناصر صاحب نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سُنایا۔

اس کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم وقفِ جدید نے **"پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر"** کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے عروج کے بعد اس کے تنزل کی جس رنگ میں پیشگوئی فرمائی تھی وہ من وعن پوری ہوئی۔ جب مسلمانوں کے اِدبار کا دَور شروع ہُوا اور مختلف مذاہب کی طرف سے اسلام پر حملے کئے گئے تو خدا تعالیٰ نے قادیان کی بستی سے ایک مامور کو کھڑا کیا۔ آپؑ نے ۱۸۸۵ء میں عالمگیر نشان نمائی کی دعوت دی اور فرمایا کہ جو شخص میرے پاس آکر رہے گا خدا تعالیٰ اس کو میرے ذریعہ اسلام کی حقانیت اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کے غیر معمولی نشان دکھائے گا چنانچہ قادیان کے چند ہندوؤں کی خواہش پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور کے مقام پر چالیس دن تک چلّہ کشی فرمائی۔ جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے منجملہ دیگر عظیم الشان پیشخبریوں کے ایک عظیم الشان بیٹے کی خوشخبری بھی عطا فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی حدیثِ نبویؐ کے الفاظ یَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ (کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اُس کو اولاد عطا کی جائے گی) پوری آب و تاب کے ساتھ پورے ہوئے۔

پیشگوئی کے پس منظر کے بعد خاکسار جاوید اقبال اختر نے **"پیشگوئی مصلح موعودؓ کا مکمّل متن"** پڑھ کر سُنایا۔

بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد خان صاحب ناصر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے زیرِ عنوان **"وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"** تقریر فرمائی۔ مکرم موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے ابتدائی پُرفتن و پُرآشوب ایام کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ اِن حالات میں سُرخرو ہو کر نکلنا اور ان سب فتنوں کا قلع قمع کر دینا آپ کے سخت ذہین و فہیم ہونے کی ہی دلیل ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کی تفسیر جس عظمتِ شان کے ساتھ آپ نے تحریر فرمائی اور جس رنگ میں آپ نے قرآنی علوم و معارف کے خزانے تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر کی صورت میں عالمِ اسلام کے سامنے پیش کئے وہ آپ کے ذہین و فہیم ہونے اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کی بیّن دلیل ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے مختلف اخبارات کے کٹنگ اور ذی اثر احباب کے تأثرات بیان فرمائے جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی عظمتِ شان کا واضح رنگ میں ذکر پایا جاتا تھا۔

بعد ازاں عزیزم مکرم سلطان صلاح الدین کبیر صاحب نے نظم "بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" کلام حضرت مصلح موعودؓ سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

مکرم و محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر مبشرِ اسلام فلسطین نے اس کے بعد **"زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"** کے عنوان سے اپنے مخصوص انداز میں تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ تبلیغِ اسلام جس جس ملک میں پہنچی وہاں وہاں آپ کے نام کی شہرت ہوگئی۔ کیا عرب اور کیا عجم، کیا گورے اور کیا کالے، مختلف قوموں اور مختلف نسلوں نے آپؓ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی برکات حاصل کیں۔ اس ضمن میں آپ نے عرب قوم کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زمین کے کناروں تک شہرت پانے اور قوموں کے آپؓ کے وجود کے ذریعہ برکت حاصل کرنے کے ضمن میں مولانا صاحب موصوف نے مختلف عبارات اور اقتباسات بھی سنائے۔

آخر میں صاحبِ صدر نے صدارتی خطاب فرمایا۔ مکرم و محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ [illegible] احمدؓ نے اپنے تاریخی شواہد کی روشنی میں بعض ایام اور واقعات سُنائے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کو سیاسی امور پر دسترس حاصل تھی۔ آپ سخت ذہین و فہیم اور ایک بابرکت وجود تھے۔ صاحبِ صدر کا عالمانہ خطاب بہت دلچسپ تھا۔

بعدہٗ آپ نے اجتماعی دُعا کرائی اور اس کے ساتھ ہی یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمدُ لِلّٰہ علیٰ ذٰلک۔

اسی روز اس بابرکت و پُرمسرت تقریب کی مناسبت سے خُدّام و اطفال کی مختلف کھیلیں اور میچ رکھے گئے اور آخر میں کھلاڑیوں اور اطفال میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ضرورت برائے احمدیہ ہاسپٹل قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب M.B.B.S. آف اڑیسہ کو بطور انچارج احمدیہ ہاسپٹل قادیان متعین فرمایا ہے۔ موصوف اِس سے قبل وقف کے تحت افریقہ کے ہسپتالوں میں سالہا سال احسن خدمت بجالا کر احمدیہ شفاخانہ کے لئے تشریف لائے ہیں۔

سیدنا حضور پُرنور کی منظوری سے احمدیہ شفاخانہ کو نئی SHAPE دی جارہی ہے۔ محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب یہ اعلان کرواتے ہیں کہ احمدیہ ہاسپٹل کو نرس، دایہ، ڈسپنسر اور لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔ جو افراد خدمت کے جذبہ کے تحت کام کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی تعلیمی اَسناد مصدقہ معہ تجربہ و مکمل نام و پتہ کے نظارت اُمورِ عامّہ میں ارسال فرمائیں مشاہرہ کے بارہ میں جو طے کیا جائے گا اُس سے مطلع کیا جائے گا۔

سیلکشن سے قبل اِنٹرویو کے لئے بھی بُلایا جاسکتا ہے۔

خاکسار:۔ ناظرِ اُمورِ عامّہ۔ قادیان۔ پنجاب

سو فیصد چندہ تحریکِ جدید ادا کرنے والوں کے لئے رمضان المبارک میں

دُعائے خاص

تحریکِ جدید کے آغاز سے ہی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۹ر رمضان المبارک کو قرآن کریم کا درس ختم ہونے پر اُن مجاہدینِ تحریکِ جدید کے اسماء بغرض خصوصی دُعا طلب فرماتے ہیں جنہوں نے اِس سے قبل اپنا چندہ تحریکِ جدید سالِ رواں ادا کر دیا ہو۔ اس لئے تمام احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اِس مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ نیز اپنا چندہ ۱۵ر رمضان المبارک تک ادا فرمادیں۔ نیز ان مخلصین کے لئے مقامی طور پر بھی دُعا کا اعلان کر دیا جائے۔

سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ آپؐ رمضان المبارک میں بہت زیادہ سخاوت و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ "اَجْوَدُ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَۃِ"۔ آپ موسلادھار بارش اور اس میں چلنے والی تیز ہوا سے بھی تیز رفتار دکھائی دیتے تھے۔ (بخاری کتاب الصوم)

چنانچہ اپنے سید و مولیٰ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے احباب سے درخواست ہے کہ اِس مقدس ماہ میں اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خرچ کریں۔ اور زیادہ چندہ تحریکِ جدید ادا فرماکر دوہرے ثواب کے مستحق بنیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا کے ۱۲۴ ممالک میں جماعتِ احمدیہ کا قیام، تبلیغِ اسلام، مساجد کی تعمیر، قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت، مجاہدینِ تحریک کی دُعاؤں اور قربانیوں کا ہی ثمرہ ہے۔ چندہ تحریکِ جدید عالمگیر فتحِ اسلام کے لئے صدقہ جاریہ، جہادِ کبیر اور تاریخی قربانی ہے۔ تحریکِ جدید کے بڑھتے کاموں کے پیشِ نظر مطالباتِ تحریکِ جدید پر عمل پیرا ہوتے ہوئے سادہ زندگی اختیار کرکے چندہ تحریکِ جدید میں نمایاں اضافہ سے ادا کرتے ہوئے عالمگیر فتحِ اسلام کے لئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اور ویسی ہی قربانیاں کرتے رہیں جیسا کہ آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے مطابق احباب کئی کئی ماہ کی آمد تحریکِ جدید میں ادا کرتے تھے۔

اُمراء و صدر صاحبان، مبلغین و معلمینِ کرام، سیکرٹریانِ مال و تحریکِ جدید سے گزارش ہے کہ **۱۵ر رمضان المبارک** تک سو فیصد چندہ تحریکِ جدید ادا کرنے والے مخلصین کی فہرستیں دفتر تحریکِ جدید قادیان کو بھجوادیں تاکہ بروقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرضِ دُعا بھجوائی جاسکیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

سانحۂ ارتحال

افسوس! محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ، اہلیہ محترم قاضی عبد الحمید صاحب درویش قادیان چند روز امرتسر ہسپتال میں زیرِ علاج رہ کر بقضائے الٰہی ۲۸ر فروری ۱۹۹۱ء کو وفات پاگئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ کی نمازِ جنازہ اگلے روز بعد نمازِ جمعہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اعلیٰ علّیین میں مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ——— (ایڈیٹر)

جناب اوم پرکاش سونی کے دو خطوط

موصوف اُردو ادب کے مایہ ناز صحافی، شعر و ادب کے نامور تبصرہ نگار اور اُردو شعر و شاعری پر عمیق نگاہ رکھنے والے قلمکار ہیں۔ آپ کے مضامین اُردو کے مشہور روزنامہ "ہند سماچار" میں اکثر پڑھنے کو ملتے رہتے ہیں۔ آپ ہفت روزہ "بدر" قادیان سے بھی جذبۂ عقیدت رکھتے ہیں۔ جناب سونی صاحب کے دو خطوط حال ہی میں موصول ہوئے ہیں جو قارئین کی ضیافتِ طبع کے لئے درج ہیں :-

(۱) موصوف اپنے مکتوبِ گرامی محررہ ۵ رفروری میں تحریر فرماتے ہیں :-

"مکرم بندہ ! آداب۔ کبھی کبھار "بدر" پڑھنے کو ملتا ہے تو دلچسپی کا موجب ہوتا ہے۔ بہترین مضامین علمی و ادبی قابلِ مطالعہ ہوتے ہیں۔ علی الخصوص پاکیزہ، صاف، اور شستہ اُردو زبان ہر لحاظ سے قابلِ تعریف۔ آجکل اخبارات ایسی عمدہ بلیغ زبان کے متحمل نہیں اور نہ ہی وہ قاری رہ گئے ہیں ــــــ

گیانی ہزارہ سنگھ ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی کا مختصر ترین مضمون عبرت آموز ہے۔ میری طرف سے مبارکباد دیں ـــــــــ مخلص اوم پرکاش سونی (امرتسر)

(۲) مکتوبِ گرامی محررہ ۲۲ رفروری :-

مکرم بندہ ! آداب۔ بدر زیرِ مطالعہ رہتا ہے۔ خوب ہے۔ اس بار کے اداریے قابلِ قدر و لائقِ ستائش تھے۔ آپ شاید باور نہ کریں دو دو بار پڑھنے کے بعد محفوظ رکھ لئے ہیں۔ معلوماتی بھی ہیں اور حقائق افروز بھی۔ اور زبان کی سلاست روانی اور عمدہ الفاظ زورِ بیان مظہر ہیں۔ ایسی عمدہ و اعلیٰ و پاکیزہ تحریریں اب کہاں دیکھنے پڑھنے کو ملتی ہیں۔ بدر کے پہلے اور آخری صفحات کی کتابت و طباعت بالالتزام ہوتی ہے جو بدر کے ماتھے کا جھومر ہے۔

"بدر" ــــ عمدہ اور معیاری اخبار ہے۔ بہتر ہوگا کہ اندرونی صفحات کی کتابت پر بھی توجہ کی جائے ــــ !!

جناب سونی صاحب ! آپ کا تبصرہ قابلِ احترام ہے۔ آپ نے "بدر" کی تخلیقات اور اداریوں کو پسند فرمایا، بہت بہت شکریہ۔ "بدر" کی کتابت کے متعلق آپ کے تعارفی الفاظ سے بھی ہمیں پورا پورا اتفاق ہے۔ اندرونی صفحات کی کتابت کے لئے موجودہ وسائل ناکافی ہیں، تاہم اصلاح جاری ہے۔ "نہ ہی وہ قاری رہ گئے ہیں"۔ آپ کا فقرہ واقعی قابلِ توجہ ہے۔ آزادیٔ ملک کے بعد اُردو کو کافی دھکا لگا ہے۔ گزشتہ سال بہار اور یو۔ پی کی حکومتوں نے اُردو زبان کو کچھ مراعات دی ہیں۔ آپ کے اِس معنی خیز جملے پر ایک شعر یاد آگیا، ملاحظہ فرمائیے ؎

سب مرے چاہنے والے ہیں مرا کوئی نہیں
میں تو اس مُلک میں اُردو کی طرح رہتا ہوں

شکریہ ! (ایڈیٹر)

شکرانہ فنڈ میں ۷۵/- روپیہ اور اعانتِ بدر میں ۷۵/- روپے ادا کئے۔ جناب سیٹھ میر احمد عارف صاحب نے فرمایا کہ وہ جڑچرلہ میں ادا کرچکے ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالےٰ۔

اعلاناتِ نکاح وشادی

مکرم ایم۔ اے ستار صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ حیدرآباد سے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

۱۔ پہلی شادی کی تقریب میرے بڑے بھائی جناب مولوی عبدالسلام صاحب قریشی کے دوسرے صاحبزادے عزیزم میاں رفیع احمد صاحب قریشی سلّمہٗ کی ہمراہ عزیزہ عارفہ فخر النساء سلّمہا بنت محمد سلیمان احمد صاحب سابق صدر جماعتِ احمدیہ بمبئی سے بعوض گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر جناب ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ آندھرا پردیش نے نکاح پڑھایا اور وقت کی مناسبت سے خطبہ نکاح دیا اور پرسوز دعا و مبارک کے بعد یہ تقریب تکمیل پائی۔

اس خوشی کے موقعہ پر جناب محمد عبدالسلام صاحب قریشی بھیجر نے شکرانہ فنڈ میں ۵۰/- روپیہ اور اعانتِ بدر میں ۵۰/- روپیہ اور اسی طرح جناب محمد سلیمان صاحب نے اعانتِ بدر میں ۵۱/- اور شکرانہ فنڈ میں ۵۱/- روپیہ ادا کئے ہیں۔ دوسرے دن جناب محمد عبدالسلام صاحب قریشی نے اپنے بیٹے کے ولیمہ پر پانچ صد (۵۰۰) احباب کو مدعو فرمایا۔ اس رشتہ کے مبارک اور دینی و دنیوی ترقیات و برکاتِ حسنہ کے لئے تمام احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔

۲۔ دوسری تقریب تقریبِ رخصتی تھی۔ ۱۹/۱/۹۱ کو مولوی عبدالرؤف صاحب کی صاحبزادی عزیزہ نصرت جہاں سلّمہا کی رخصتی ہمراہ عزیزم مسعود احمد صاحب ہندرگ کے ساتھ بمقام احمدیہ جوبلی ہال مقرر ہوئی۔ مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے پرسوز دعا کروائی۔ دوسرے دن عزیزم مسعود احمد صاحب نے اپنی دعوتِ ولیمہ پر تین صد احباب کو مدعو فرمایا۔ اس رشتہ کے بھی دینی و دنیوی ترقیات اور برکاتِ حسنہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ ان کا نکاح تین ماہ قبل اسی مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے پڑھا تھا۔

۳۔ تیسری تقریب بھی رخصتی کی ہے۔ ۳۱/۱/۹۱ کو جناب میر احمد عارف صاحب آف جڑچرلہ کی صاحبزادی سیدہ ارشد فاطمہ سلّمہا کی رخصتی ہمراہ عزیزم سید شجاعت حسین صاحب سلّمہٗ ابن سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب آف کاچیگوڑہ عمل میں آئی۔ اور دوسرے دن ۱/۲/۹۱ کو سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب کاچیگوڑہ کی صاحبزادی عزیزہ سیدہ رفیقہ پروین کی رخصتی ہمراہ عزیزم میر احمد آصف صاحب ابن سیٹھ میر احمد عارف صاحب آف جڑچرلہ عمل میں آئی۔ ہر دو تقاریب میں مکرم مولانا شمس صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے تقریر کرکے پُرسوز دعا کروائی۔ احمدی اور غیر احمدی احباب کی کثیر تعداد شریک تھی۔ ان کا نکاح پہلے قادیان میں ہوچکا ہے تیسرے دن جناب سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب اور جناب سیٹھ میر احمد عارف صاحب نے کافی احباب جماعت و غیر از جماعت احباب کو مدعو کیا تھا۔ دونوں رشتوں کیلئے بھی درخواستِ دعا ہے۔ دونوں خاندانوں کیلئے اس رشتہ کو اللہ تعالیٰ بہت ہی بابرکت بنائے اور دینی و دنیوی ثمراتِ حسنہ سے سرفراز فرمائے آمین ثم آمین۔ اس خوشی کے موقعہ پر جناب سیٹھ سید جہانگیر احمد صاحب نے (باقی کالم ۱، ۲ نیچے)

SUPER INTERNATIONAL
PHONE NO:
OFF. 6348179
RESI. 6233389.
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6, TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

طالبانِ دُعا :-
آٹو ٹریڈرز
۱۶ میبنگو لین۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

ارشادِ نبویؐ
اَسْلِمْ تَسْلَمْ
(ترجمہ)
اسلام لا تو تُو ہر خرابی، بُرائی اور نقصان سے محفوظ ہوجائے گا۔

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
(کشتی نوح)
NIR ®
CALCUTTA - 15.
پیش کرتے ہیں:
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب، اپرشیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۳۹
ٹیلیفون نمبرز: ۵۲۰۶-۵۱۳۷-۴۰۱۸-۳۳